جلد طاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے اے سالک راہ طریقت کے معلوم کر کہ انسان کو مقصد اصلی سوا ایمان کے اور کچھ نہیں۔ اس لئے کہ اس سے ہمیشگی عذاب آخرت سے چھوٹتا ہے۔ اور دخول ابدی جنت المادےٰ کا مستحق ہوتا ہے مگر کامل کرنا ایمان کا ضرور چاہیئے کہ ایمان ناقص اور ضعیف کا اعتبار نہیں۔ پس ایمان کامل نہیں حاصل ہوتا۔ مگر تقویٰ سے اور بدون تقویٰ کے راہ طریقت اور قرب درگاہ الٰہی سے بھی بہرہ یاب نہیں ہوتا اگرچہ کیسا ہی دم بھرے اس لئے ہر ایک کو اختیار کرنا تقویٰ کا لازم اور ضرور پڑا ورنہ ایمان ضعیف اور بیمار رہے گا اور بسا اوقات اپنی جان سے جائے گا۔ اور ذکر اللہ بھی کچھ فائدہ نہیں بخشے گا۔ اور راہ طریقت پر کبھی کبھی سیدھا نہ پڑیگا پس تقویٰ اور معلوم کرنا کہ تقویٰ کس کو کہتے ہیں۔ اس لئے فرض ہے جب یہ فرض ہوا تو ضرور پڑا معلوم کرنا اسباب کا کہ کس کس چیز کی ترک سے اور کس کس چیز کے اختیار سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور کہاں کہاں یہ جاری ہوتا ہے اسواسطے یہ رسالہ مختصر تقویٰ کے بیان میں لکھا گیا اور ہندی صاف زبان میں اسکو بیان کیا تا مسلمان عوام بھی اس خزانہ سے بے نصیب نہ رہیں اور نام اسکا **تحفۃ المتقین** رکھا۔ اس میں ایک مقدمہ اور ۹ نو باب ہیں۔ **مقدمہ معنی اور فرضیت تقوے کے بیان میں** اس میں دو فصل ہیں **فصل** اول معنے تقویٰ کے بیان میں۔ تقوے کیا ہے اللہ سے ڈرنا۔ پھر بچانا نفس کا ان اشیاء سے کہ اختیار کرنا انکا سبب عذاب آخرت کا ہووے **فصل دوسری**

فرضیت تقوے میں۔ جاننا چاہیے کہ جب تقوے نام ہوا بچنے کا ان اشیاء سے کہ جنکے اختیار کرنے سے نفس لائق عذاب آخرت کے ہووے تو وہ چیزیں محرمات ہیں یا مکروہات پس بچنا محرمات سے فرض ہے اور مکروہات تحریمیہ سے واجب اور تنزیہیہ سے موکد اس صورت میں تقوے باعتبار افراد اعلی کے فرض ہوا اور جو چیز کہ باعتبار افراد اعلی کے فرض ہو تو اسکو حکم فرض ہونے کا دیا جاتا ہے۔ پس تقوی بھی فرض ہے اور احکم الحاکمین مالک یوم الدین فرمان مضبوط قرآن حمید اور فرقان مجید میں امر واسطے تقوے کے کئی جا فرماتا ہے اور جس چیز کا امر ہو وہ فرض ہوتی ہے قولہ عزوجل۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم۔ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو بات سیدھی اچھے کردیگا اللہ تعالے تمھارے سب کام (قولہ تعالے) واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ یعنی ڈرو اللہ تعالے سے امید ہے کہ بچو آفات آخرت سے (قولہ تعالے) وتعاونوا علی البر والتقوے یعنے ایک دوسرے کی مدد کرو تم نیکی اور تقوی پر (قولہ تعالے) قال اتقوا اللہ ان کنتم مومنین۔ فرمایا عیسے علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہ ڈرو اللہ تعالے سے اگر ایمان والے ہو تو اور حاکم شرع متین رسول رب العالمین سے بھی یہی حکم مروی ہے کہ فرمایا آپ نے ایک شخص کو جب آیا خدمت میں اور سوال کیا نصیحت کا علیک بتقوے اللہ تعالے فانہ جماع کل خیر یعنے لازم پکڑ اللہ تعالے کے ڈر کو کہ تحقیق وہ مجموعہ ہے ہر نیکی کا۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ تقوی کہاں کہاں جاری ہوتا ہے آٹھ جگہ جاری ہوتا ہے یعنے آٹھ چیزوں کو برائیوں اور آفتوں سے بچانا چاہیے جب تقوی حاصل ہووے اور وہ آٹھوں یہ ہیں۔ دل۔ زبان۔ کان۔ آنکھ۔ ہاتھ۔ شکم۔ ستر۔ پاؤں۔ پس لازم ہے صاحب طریقت ان آٹھوں کو ہر گناہ سے پاک رکھے اور بچا تارہے۔ یہاں تک کہ عادت ہوجاوے پھر لگا جاوے تو متقیوں میں ہیں وگرنہ نام صوفیوں کا مت دھروا اپنے پر ثامت لگا کہ جامہ صالحوں کا پہن کر آدمی کے لباس میں شیطان ہوجاوے اور لوگوں کو گمراہ کرے طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مت چھوڑ اور سنت والجماعت کے قافلہ سے رہ نہ ہو جو ورنہ کبھی ایمان کی قزاق شیطان لیجائیگا پھر تو پشیمان ٹکراتا پھریگا۔ اور کچھ

ہاتھ تھد بھی آئے گا۔

قطعہ

ڈرتا ہوں میں ہر گز بھی تو منزل پہ نہ پہونچے	زرہ بھی مخالف جو تو جسم سے چلے گا
مت چھوڑنا بس قافلہ اور کچھ بھی نہ چلنا	قزاق بھی پیچھے ہے تو جب گھر سے چلے گا

باب پہلا دل کی آفتوں کے بیان میں

وہ ساٹھ ہیں۔ جب دل کو اُنسے بچائے گا اور اُنکے مقابل چیزوں اور ضدوں کو اختیار کریگا تو صاحب قلب سلیم کا ہوگا قیامت میں کوئی چیز کام نہ آوے گی مگر قلب سلیم یعنے ہر خرابی اور آفت سے پاک (**قولہ تعالے**) یوم لاینفع مال ولا بنون۔ الا من اتی اللہ بقلب سلیم۔ یعنے روز قیامت ایسا روز ہے کہ نہ مال کام آوے گا نہ اولاد مگر وہ شخص کہ ملے گا اللہ تعالے سے سلامت دل سے بس اول ہم اُن آفتوں کا بیان کرینگے پھر ہر ایک آفت کی ضد اور مقابل چیز کی خبر دینگے خبردار ہووے سالک راہ طریقت کے چھوڑ دے اِن آفتوں کو اور اختیار کرے اُنکے مقابل چیزوں اور ضدوں کو جب تو صاحب طریقت ہوگا ورنہ محض دعویٰ جھوٹا ہے اور اللہ توفیق نیک دینے والا ہے ہمکو اور تمکو اول سب سے بڑی آفت اور خرابی دل کی کفر ہے یعنے نہ ایمان لانا اللہ اور رسول اور ضروری حکموں پر ایسے شخص کا کہ لایق ہے اُسکو ایمان لانا یعنے عاقل بالغ ہے۔ یہ کفر بڑی بلا ہے اور سبب ہے ہمیشہ رہنے دوزخ کا اور مقابل اسکے ایمان ہے یعنے مان لینا اور سچ جاننا دل سے اُن سب چیزوں کا کہ فرمایا اُنکو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ وسیلہ ہے نجات کا اور ہمیشہ کے عذاب سے بچنے کا **دوسرے جہل** یعنے بے علمی ضروری باتوں سے دین سے۔ اور مقابل اُسکے علم ہے یعنے جاننا ضروری باتوں دین کا یہ فرض ہے ہر شخص کو بقدر حاجت کے **تیسرے حب ریاست** یعنے دنیا کی بڑائی اور شہرت کا چاہو واسطے حصول مرادات نفس کے یہ حرام ہے۔ اور مقابل اسکا حب خمول ہے یعنے گمنامی کا چاہنا یہ نہایت اولی اور فایدہ مند ہے۔ **چوتھے خوف ذم** یعنے لوگوں کے بُرا کہنے کا ڈر **پانچویں**

حبِ مدح یعنے لوگوں کے بھلا کہنے کا چاؤ ہے اور مقابل ان دونوں کا استوار ہے یعنے برا بھی
جاننا برا اور اچھا کہنے مخلوق کو۔ یہہ بڑی استقامت اور خوبی کی بات ہے۔ چھٹے اعتقاد
بدعت یعنے بے سند شریعت کے کسی چیز کو اچھی یا بری ٹھہرانا یہہ بڑی آفت ہے دین میں
اکثر کفر کو بھی پہنچا دیتی ہے اور مقابل اسکے اعتقاد اہل سنت والجماعت اور یہی طریقہ ہے بزرگان
دین کا اور اسی سے منزل مقصود کو سب پہنچے ہیں۔ بیت

جو مستقیم طریقے سے کج لگا چلنے		چلا وہ راہ جہنم کی آگ میں جلنے

ساتویں۔ اتباع ہوا یعنے خواہش نفس کے تابع ہونا نہ شریعت کے۔ یہہ سر ہے ہر آفت
کا اور اسی سے ہر گناہ کا رستہ ہاتھ لگتا ہے۔ بچاوے اللہ تعالےٰ اسکی اطاعت سے۔ اور اپنے
اپنے حبیب کی اطاعت میں رکھے اور مقابل اسکے مجاہدہ ہے۔ صاحب طریقت کو لازم ہے کہ
مجاہدہ میں مشغول رہے یعنے نفس کی مخالفت میں کوشش کرتا رہے۔ جب صاحب طریقت ہوگا
آٹھویں۔ تقلید۔ یعنے بے سوچے سے ہر کسیکے طریقے کو پسند کرکے اختیار کرنا
اچھا برا نہ سوچنا اور مقابل اسکے تحقیق ہے۔ نویں۔ ریا۔ لوگوں کے دکھلانے کی نیت سے
عبادت کرنا نہ اللہ تعالےٰ کے واسطے یہ شریعت میں شرک خفی کہلاتا ہے۔ اور ضد اسکی اخلاص
ہے۔ یہ اخلاص جڑ ہے ہر عبادت کی اور شرط ہے ہر نیکی کی بدوں خلاص کے کوئی عبادت
مقبول نہیں۔ دسویں۔ امل یعنے بھروسا زندگانی پر کرنا اور دنیا کے مزے اڑانے یہ
حرام ہے۔ اور ضد اسکی قصر امل ہے اور ذکر موت چاشنی ہے۔ قوام عبادت کی اور بڑا توشہ
ہے سفر آخرت کا۔ گیارہویں۔ طمع یعنے لذتوں دنیاوی کا لالچ کرنا یہ حرام ہے اور ضد اسکی
تفویض ہے یعنے اللہ تعالےٰ کو سونپنا کل اپنے مطالب اور حاجات کو۔ بارہویں۔ تکبر یعنے
اپنے کو بڑا سمجھنا دوسرے یہ تکبر نہایت بد عادت ہے اور بڑی خراب خصلت ہے۔ تکبر کفر کو
بھی پہنچاتا ہے اور ضد اسکی تواضع ہے۔ تواضع نہایت خوب خصلت ہے طریقہ ہے انبیا و صلحا و
اولیا کا۔ تیرہویں۔ تذلل۔ یعنے ہر کسیکے آگے ذلیل اور عاجز ہونا لالچ دنیاوی سے

حرام ہے بلکہ مقابل اسکے یہ ہے کہ عزت اور آبرو سے رہے۔ البتہ ہر کسی سے نرمی اور ملطف داری سے پیش آوے نہ اتنا کہ ذلیل بنجاوے اور حقیر۔

قطعہ

نہ کھینچ اپنے کو اتنا کہ تجکو وحشی کہیں	نہ چاپلوسی ہو ایسی حقیر ہو جسمیں
طمع نکر کسی سے حقیر ہے بس تو	خدا کو رزق رساں جان عیش ہے اِسمیں

چودھویں عجب یعنے اپنی بھلائی پر گھمنڈ کرنا اور اللہ تعالی کی توفیق سے نہ سمجھنا یہہ خو نہایت بد ہے جڑ بدعت اور کفر کی ہے اور ضد اسکی ذکر منت ہے یعنے احسان اپنے مولا کا سمجھنا کہ نیکی کی توفیق مجکو اُسنے دی اور جو کام نیک کرتا ہوں اُسی کی مدد سے ہے نہ میری کوشش سے

قطعہ

سمجھ نہ آپ کو کچھ اپنی خوبی اے غافل	کہ بارگاہ ملک میں دخل ہوا مجکو
یہی سمجھ کہ عنایت ہے مجپہ اُس شہ کی	کہ خدمت اپنی کا رتبہ دیا مجکو

پندرہویں حسد یعنے کسی لایق والے کو خوش دیکھکر جلنا اور چاہنا کہ یہ خوشی اسکے پاس نہ رہے پس اگر اسکے حق میں کوئی فعل موافق حسد کے اس سے پیدا ہوا تو یہ حسد حرام ہے۔ بالاتفاق حدیث میں آیا ہے کہ حسد نیکیوں کو ایسا جلاتا ہے۔ جیسا آگ جلاتی ہے خشک لکڑیوں کو۔ اور ضد اسکی نصیحت ہے یعنے بہتری چاہنا لیاقت مند کے لیے اور یہ واجب ہے اور نالایق کو خوش دیکھکر جلنا حسد نہیں بلکہ عین مصلحت ہے۔ مگر حتی المقدور اس سے بچے کہ شاید وہ شخص لایق والا ہو اور یہ اپنی دشمنی سے اسکو نالایق ثابت کرتا ہو اور اسی دھوکے میں مارا جاوے **سولہویں حقد** یعنے ناحق کسی سے کینہ اور نفرت رکھنا اور ارادہ رکھنا بدی پہنچانے کا یہ حقد حرام ہے اور مقابل اسکے سلامتی صدر ہے یعنے صاف دل رہنا **سترھویں شماتت** یعنے خوش ہونا کسی اچھے پر بلا آنے سے اور مقابل اسکے دعا بخیر ہے **اٹھارہویں عداوت** یعنے دشمنی کرنا اور بولنا چھوڑ دینا مسلمان عاقل سے بلا

بڑا سخت گناہ ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بخشا جائیگا۔ یہ شخص جب تک اس سے باز نہ آوے گا اور مقابل اسکے محبت ہے یعنے آپس میں سلوک سے رہنا **انیسویں جُبن** یعنے نامردگی۔ اور دل سے جوش نہ آنا خلاف شریعت بات پر۔ یہ عادت نہایت بد ہے پیدا ہوتی ہے اس سے بے غیرتی اور بیحیائی اور سستی دین میں اور مقابل اسکے شجاعت ہے **بیسویں۔ تہور** یعنے جابیجا دیکھنا اور تیزی اور غصہ کر بیٹھنا۔ یہ خصلت بہت خراب ہے۔ پیدا ہوتا ہے اس سے ظلم اور سخت دلی اور کلمات کفر بھی اس سے نکلجاتے ہیں اور ضد اسکی حلم ہے اسکے بڑے درجے ہیں اور اسکے بہت فائدے ہیں **اکیسویں۔ غدر** یعنے اچھی بات کا عہد باندھکر توڑنا غدر حرام ہے اور اسکی حفظ عہد واجب ہے **بائیسویں۔ خیانت** یعنے کسی کا حق ادا کرنیکا ارادہ نہ رکھنا خیانت حرام ہے۔ **تیئسویں خلف وعدہ**۔ یعنے وعدہ کے خلاف کرنا۔ اگر پہلے ہی وعدہ کرتے وقت ارادہ خلاف کرنیکا تھا تو حرام ہے بالاتفاق اور اگر یہ صورت نہ تھی بلکہ وعدہ کرتے وقت ارادہ تھا کہ اسکو پورا کروں گا مگر پھر نہ کیا تو اسمیں اختلاف ہے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ گنہگار ہوگا اور بعضوں نے فرمایا ہے کہ گنہگار نہیں ہوگا مگر خوب۔ اور پاک ہونے کا وسیلہ یہی ہے کہ وعدہ کو پورا کرے ورنہ خوف ہے عذاب آخرت کا اور ضد خلف وعدہ کی ایفاء وعدہ ہے ایک قول پر مستحب ہے۔ **چوبیسویں۔ سوء ظن**۔ یعنے بدگمانی کرنا اللہ تعالےٰ پر اور مومنوں پر سوء الظن حرام ہے اور ضد اسکی حسن الظن اللہ تعالےٰ سے واجب ہے اور مومنوں سے مستحب **پچیسویں طیرہ سوون لینا** یعنے کسی چیز کو نحس سمجھنا یہ حرام ہے اور ضد اسکی فال مستحب ہے۔ مراد فال سے یہ ہے کہ کسی چیز میں سے نیک مطلب اور مبارکبادی حاصل کرنا نہ یہ کہ کتاب کھول کے اسمیں سے کچھ دیکھنا جو کچھ نکلے بد یا نیک اُسپر یقین کرنا اور عامل اُسی پر ہونا اسکا نام شریعت میں فال نہیں بلکہ ایک شاخ ہے کہانت کی اور بالاتفاق نادرست اور حرام ہے بلکہ اگر یقین کامل اس پر رکھے تو ضرر ایمان کا ہوتا ہے۔ اکثر جہال اسمیں مبتلا ہیں العیاذ باللہ تعالےٰ منہ ۔

	ابیات	
خدا پر کر تو بھروسا وہی ہے نافع و ضار		نظر تو ہم باطل پہ کچھ نہ کر ہشیار
لکھے پہ روز ازل کے یقین کو رکھ کامل		پناہ رب خلایق کی سب کو ہے حاصل
دوا ہو زہر ہو یا ہو تفنگ یا شمشیر		بدون حکم خدا کچھ نہیں نہ کچھ تاثیر
ولیکہ جس میں یقینی ہو خوف نقصاں کا		تو اس سے شرع میں لازم ہے بخطر بچنا
خیال یہ بینا د اسنپے دیں کی نہ دھر		خراب اسمیں پھریگا تو جا بجا در در

چھبیسویں **بخل** یعنے جس جا خرچنے کا حکم ہو وہاں دل بکھانا اور نہ خرچنا ستائیسویں **اسراف**۔ یعنے جس جا نہ خرچنے کا حکم ہو وہاں دل سے خرچنا۔ یہ دونوں بخل و اسراف حرام قطعی ہیں۔ اور ضد ان دونوں کی وسط ہے یعنے دونوں کے بیچ میں چلنا اور اگر میلان سخاوت سے رکھے تو اولی ہے اور سخاوت نام ہے کچھ زیادہ واجب سے خرچنے کا ثواب کی نیت سے اٹھائیسویں **حب المال**۔ یعنے دنیا کے مزے کے لئے محبت مال کی رکھنا اگر وہ مزا دنیا کا حرام ہے تو یہ چاؤ مال کا بھی حرام ہے۔ اور اگر وہ مزا حلال چیزوں میں سے ہے جیسے چار عورتیں اور اچھی پوشاک۔ اچھی خوراک اور میوے تو بھی یہ چاؤ مکروہ ہے۔ اسلئے کہ حرام میں پڑ جانے کا بھی خطرہ ہے۔ اور ضد اسکی غنا ہے۔ یہ عجیب چیز اور نہایت خوب خصلت ہے جسکا دل غنی ہے۔ وہ عزت دار ہے دنیا اور آخرت میں انتیسویں **حب دنیا** یعنے دنیا کے مزے کی محبت رکھنی اگر وہ مزا حرام ہے تو چاؤ اسکا بھی حرام ہے اور جو وہ مزا حلال ہے تو بھی چاؤ اس مزے کا مکروہ ہے اچھا نہیں اور ضد حب دنیا کی زہد ہے۔ یہ خوب چیز ہے بڑے بے فکری حاصل ہوتی ہے اس سے تیسویں **حرص** یعنے حد سے زیادہ نعمت دنیاوی کا شوق رکھنا یہ جڑ ہے خرابی اور محتاجی کی اور اس سے مشغول ہوتا ہے آدمی دنیا میں اور بے پروا ہوتا ہے آخرت سے عیاذاً باللہ۔ اور ضد حرص کی قناعت ہے بڑی دولت ہے دنیا اور دین کی۔ اور سبب ہے عزت اور چین کا دنیا میں۔

ابیات

نہ پھر تو حرص سے دنیا میں دردر | قناعت کر یہی ہے سب سے خوشتر
جو تھوڑے کو تو سمجھے خوب وافی | قناعت سے یہی تجھکو ہے کافی
قناعت کر کہ ہے دنیا میں توقیر | مدارج کی بہشتوں میں ہے توقیر
نہ کر ہر ایک کو تو اپنا مسجود | خدا واحد کو رکھہ بس اپنا معبود
اگر برسوں پھرے گا ہو کے خوار | لکھا ہے جو وہی پاویگا اے یار
تو پھر کیوں دربدر پھرتا ہے غافل | قناعت کر نہ کھو یہ عمر باطل
نصیب اپنے سے جو راضی نہ ہوگا | کبھی راضی نہوگا اُس سے مولا

اکتیسویں سفہ یعنے نادانی اور ضعف عقل اس بیماری سے دنیا اور دین کی ہوشیاری اور حکمت سے کہ بڑی نعمت ہے محروم ہوجاتا ہے (قولہ تعالے) ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ یعنے جس شخص کو دی گئی حکمت اور ہوشیاری۔ پس دی گئی اُسکو بڑی بھلائی اور علاج اس بیماری کا نہایت مشکل ہے۔ مگر صحبتِ عاقلانِ دین کی اگر اختیار کیجے تو اغلب کہ کچھہ فائدہ ہوجاوے۔ اور ضد سفہ کی رُشد ہے یعنے سمجھہ اور ہوشیاری۔
بتیسویں بطالت۔ یعنے کام کرنے کو دل نہ چاہنا اور تضیع اوقات کرنا۔ یہ عیب جس میں ہو وہ بڑا ناکارہ آدمی ہے۔ پناہ مانگی ہے اُس سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ مثل پتھر کے ہے جسمیں کاہل وجودی ہو اور یہہ شخص حکمت کا باطل کرنے والا ہے اور مقابل اسکے سعی ہے یعنے کوشش ہر کام میں **تینتیسویں عجلت** یعنے ہر کام میں جلدی کرنا سوچے نہ کرنا یہ بڑی آفت ہے ایسے شخص کا کوئی کام انجام کو نہیں پہنچتا اور ضد اسکی اناۃ ہے **چونتیسویں تسویف** یعنے جو کام آج کرنے کا ہے۔ اُسکو کل پر ٹھہرانا یہ عادت نہایت بد ہے ایسا شخص بڑا نقصان اُٹھاتا ہے اور اپنے مطلب کو نہیں پہنچتا اچھے عیش [illegible] ہی رہتا ہے اور ضد اسکی مشارعت ہے یعنے بعد سامان درست ہونے کے اچھے

اچھے کام میں دیر کرنا۔ پینتیسویں ۔ فظاظت یعنے سخت دلی اور بیرحمی کرنا۔ یہ عادت اسلئے بد ہے کہ اس عادت والے سے ہر کوئی گھبراتا ہے اور ایسی عادت والا مستحق عذاب آلہی کا ہوتا ہے اور ضد اسکی لین ہے یعنے رحمت اور شفقت مخلوق پر کرنی چھتیسویں ۔ وقاحت یعنے شوخی اور بیحیائی کرنا اور بدی کرتے وقت نہ خدا تعالی سے اور نہ مخلوق سے چھپنا اور ضد اسکی حیا ہے یعنے بدی کرتے وقت نفس کو روکنا اور بدی نہ کرنی دنیا خیال حضوری خدا تعالے سے اور کبھی مخلوق سے لاج کرنے کو بھی حیا کہتے ہیں جیسے کہ وہ لاج ایسے کام سے ہو کہ اللہ تعالے کے نزدیک بھی بد ہے اور نہ لولی۔ یا کی ہی نہیں ہے۔ نہیں تو پھر ری یار یا کہلائی جاویگی۔ مگر اعلے درجہ حیا کا وہی ہے کہ اللہ تعالے حاضر و ناظر سے حیا رکھے اور یہ حیا عجیب اور خوب عادت ہی بڑی شاخ ہے درخت ایمان کی بدوں اسکے ایمان گویا درخت بے شاخ ہے سینتیسویں جزع یعنے مصیبت میں شکایت اور بے قراری کرنا اور تکلیف کے وقت بودا ہو جانا اور ضد اسکی صبر ہے۔ صبر خوب خلق ہے۔ اصل ہر عبادت کی اور گناہ سے بچنے کا رستہ بھی یہی ہے اور صبر والے کو درج بے شمار آخرت میں ہاتھ لگیں گے ؛

ابیات

مصیبت میں تو مت قراری نہ کر	شکایت کے رستہ میں مت کر گزر
تو پڑھ ما اصاب کی آیت ذرا	بلا بھی نہیں جز بحکم خدا ؛

(قولہ تعالے) ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ یعنے نہیں آلگتی سختی مگر حکم خدا تعالے سے

گلاتا ہے کیوں مفت میں اپنی جان	نہیں جز نقصاں کا اسمیں گمان
صبوری کے پیشہ کو کر اختیار	ہے جو ترا حامی پروردگار
دو چنداں فوائد ہوں نقصان ہو ایک	نصیبا سوا اسکے کسکا ہے نیک
لقب صابروں کا ہوا مہتدون	سناتا ہے قرآن میں وہ بیچگوں

(قولہ تعالے) واولئک ہم المہتدون۔ یعنے صابر لوگ سیدھے رستے پر ہیں۔

ابیات

صبوری کے گلشن میں کی جسنے سیر | حوادث کے کانٹوں سے نکلا بخیر
نہیں بچ سے کوئی دنیا میں پاک | سبھی کا ہے اس میں گریبان چاک
صبوری کو کر اختیار اے پسر | کہ دنیا و عقبے میں ہے خوب تر
جو مولا سے اپنے کوئی دل فگار | بیان مصیبت کرے زار زار
ادب سے بھی وہ شخص ہو بہرہ ور | قیاس اسکو بے صبر ایجاں نہ کر
در غم سے بس اسکے آنسو بہیں | نہ لایق ہے بے صبر اس کو کہیں

اٹھتیسویں - کفران نعمت یعنے نعمتیں خدا کی یاد نہ کرنا اور ضد اسکی شکر لے لینا البتہ سخط یعنے اپنی مراد نہ ہونے پر جھنجلانا اور تقدیر پر راضی نہ رہنا۔ ایسا آدمی خود بخود اپنے کو آگ میں جلاتا ہے اور جھونجل کی بھوبل میں بھلبلاتا ہے۔ اور کچھ فائدہ نہیں اٹھاتا۔ چاہیے کہ اس خصلت بد کو چھوڑ دے اور ضد اسکی رضا و تسلیم اختیار کرے یعنے خوش رہنا ہر حال میں اور فرمانبرداری مولا میں مشغول رہنا اور کسی بات پر خدا تعالے سے چون و چرا نہ کرنا یہ خاص بندوں کا رتبہ ہے ⁂

ابیات

خوشی رہ اپنے مولا سے بہر حال | اسی کا ہے سبھی یہ جان اور مال
تری کیا تاب ہے یہ چون و چرا کی | تجھے کیا آگہی اس بارگاہ کی
جو شان ایزدی سے کچھ عیاں ہو | تو سبحان الملک ورد زبان ہو
زن و فرزند سب اسباب ساماں | تبہ ہو جائیں خالی ہوئے داماں
خوشی کا بھول جائے غم سے تو اسم | جلے یا ہو وے قتلے قتلے یہ جسم
جبیں پر چین نہ آوے جب بھی بالکل | یہی میٹھا ہے تسلیم کا پھل
یہی ہے خاص لوگوں کا سروکار | خلیل اللہ کو آتش ہے گلزار

اسی کا ہے ذبیح اللہ میں اسرار		حبیب اللہ کو بس ہے یہی کار	

چالیسویں۔ تعلیق یعنے اسباب کو سوچنا اور اللہ تعالے پر بھروسا نہ کرنا اور ضد اسکی توکل ہے*

قطعہ

اے جان کسو پر بھی بھروسا نہ کرنا		مشکل کی گرہ کو کوئی کھولے گا یہ آسان	
سامان پہ اپنے نہ ذرا تکیہ لگانا		بس میر ہے سامان کا وہ مالک سبحان	

اکتالیسویں۔ حب الفسقہ یعنے بدوں سے محبت رکھنی اور ضد اسکی بغض فی اللہ ہے یعنے ہر بد سے دل میں بغض رکھنا اسواسطے کہ یہ نافرمان ہے اپنے مولا کا نہ کسی اور لحاظ دنیاوی سے بیالیسویں بغض العلماء والصلحاء یعنے عالموں اور اچھے لوگوں سے دشمنی رکھنی اور ضد اسکی حب فی اللہ ہے یعنے اچھے لوگوں سے اپنے مولا کا مطیع جانکر محبت رکھنی تیالیسویں۔ امن یعنے اللہ تعالے کے عذاب سے نہ ڈرنا یہہ نہایت خصلت ہے کہ اس سے بدی پر دلیر ہوجاتا ہے اور ضد اسکی خوف الٰہی ہے خوف وسیلہ نجات آخرت کا ہے اور بڑا جزب ہے۔ یہ اتقا کا چوالیسویں۔ یاس یعنے خداتعالی کی رحمت سے ناامید ہونا اور ضد اسکی رجا ہے پینتالیسویں۔ حزن یعنے دنیا کی چیز جاتے رہنے سے نہایت فکر کرنا چھیالیسویں۔ خوف یعنے اسی ڈر میں رہنا کہ کہیں کوئی رنج دنیا کا نہ آلگے اور ابھی تک خوش ہے۔ فکر آیندہ سے اپنے کو فکر میں ڈالتا ہے۔ یہ دونوں نہایت بدعادتیں ہیں سالک کو چاہئے کہ دنیا کی فکر کو کچھ فکر نہ سمجھے اور اسکے پیچھے اپنے تئیں خوار نہ کرے اور مقابل دونوں کے مساوات اختیار کرے یعنے ہونے نہ ہونے سامان دنیاوی کو برابر سمجھے۔ پھر خوف اور حزن دونوں سے پاک رہے گا*

ابیات

دنیا اک سرائے زرنگار		ظاہر اکیا خوب ہے اس میں بہار*	

بزم دلکش اور بساط بے نظیر
صحبت یاران وعیش جاوداں
اے پسر سب کو تصور کر سراب
آیت انا جعلنا برملا

گلشن خوش اور ہوائے دلپذیر
روز و شب ہم دوشی سیمیں تناں
ہے یہ تیرے آزمایش کا حساب
ما علی الارض کو با زینت کہا

(قولہ تعالےٰ) انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا لنبلوھم ایھم احسن عملا ۞ یعنے بیشک ہم نے بنائی جو چیز زمین پر ہے زیور اُسکا تو آزماویں ہم لوگوں کو کونسا اچھے عمل والا ہے ۵

تاکہ دیکھیں تم میں سے بس کونسا
جسنے اُس دھوکے کو سمجھا اصل یار
دی ہے ربنے اسکی قرآں میں مثال

غافل وہوشیار دھوکے سے بچا
جا پھنسا وہ دام میں شیطاں کے خوار
جیسے سبزہ کا ہے ساون میں خیال

(قولہ تعالےٰ) واضرب لھم مثل الحیواۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح ۞ اور بیان کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے لئے مثال زندگانی دنیا کی جیسے پانی کہ برساتے ہیں ہم اُسکو آسمان سے پھر ملجاتے ہیں اس سے بادل زمین کے پھر ہو جاتے ہیں وہ بکھرے ہوئے کہ اڑا لیجاتی ہیں اُسکو ہوائیں - چند روزوں میں نہ وہ کہ اُسکی بات ہے یہی (قولہ تعالےٰ) المال والبنون زینۃ الحیواۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا - مال اور اولاد زیور ہے زندگانی دنیا کا اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اُس سے تیرے رب کے نزدیک ثواب میں اور بہتر ہیں امیدواری میں

ابیات

بس بڑا احمق ہے اور ناداں ہے تو
دلبر ناساز گار بے وفا
باوفا اور سب ہیں یکتا دلربا
چھوڑ دے اُس بیوفا کی جستجو

فکر دنیا میں عجب غلطاں ہے تو
اُسکی الفت میں ہوا تو مبتلا
اُس سے کچھ مطلب نہیں تجکو ذرا
کیوں عبث ہے خاک بیزاں کوبکو

بیوفا سے تو وفا کا دم نہ بھر ٭ محنت اپنی رائگاں ضائع نہ کر
ہجر سے اُسکے نہ ہو تو بیقرار ٭ آئے یا جائے نہ رکھ تو اُس سے کار
طالبِ مولا ہو حاصل کر فراغ ٭ چھوٹ جائے تجھ سے اس دنیا کا داغ

سینتالیسویں **غش** یعنے دغابازی کرنا سود وغیرہ میں یہ حرام ہے اور ضد اسکی اعلام ہے یعنے آگاہ کرنا اڑتالیسویں **فتنہ** یعنے ایسی تدبیریں سوچنا کہ لوگ اُس سے خرابی میں پڑیں اور ضد اسکی اصلاح ہے یعنے خرابی میں پڑے ہوئے لوگوں کو درست کرنا انچاسویں **مداہنت** دین میں ضعیفی اور سستی کرنا اور نصیحت کرنے سے رخ چرانا یہ حرام ہے اور ضد اسکی صلابت ہے یعنے مضبوط رہنا دین کے کاموں میں پچاسویں **اُنس** یعنے آدمیوں سے ملاپ رکھنا اور یاروں کی جدائی سے گھبرانا اور مقابل اسکے تبتل ہے اور انس باللہ ہے یعنے ہر ایک سے رشتۂ الفت کا کاٹ کے اپنے مولا کی طرف رجوع کرنا اور اُنہی سے انس رکھنا آئندہ کوئی ملو یا نہ ملو بلکہ اس زمانہ کی مجالس اور بیٹھکوں سے احتراز واجب ہے اسلئے کہ سوا واہیات کے وہاں اور کچھ نہیں تجھ پہ تہ سینا ہی کی دل پہ چڑھتی ہے اور ندامت اخروی کے سوا اور کچھ منفعت نہیں ٭

ابیات

اِدھر کو آ کہاں پھرتا ہے بیباک ٭ ہر اک سے راہ الفت میں ہے چالاک
یہی ہے رات دن تجکو تمنا ٭ کہ ہووے گرم بازار تو لا ٭
لباس فاخرانہ ہو بدن میں ٭ حضور ہم نشینان انجمن میں
ہر اک جانب سے ہو باب سخن وا ٭ حکایات عجائب کا ہو چرچا
کٹی اس عیش میں یہ عمر ساری ٭ یہاں اک دن نہ گذری بے بہاری
ترا یہ فکر ہے اے یار باطل ٭ پڑا ہے چرخ کی گردش سے غافل
کوئی دن کی ہے یہ گرمی محفل ٭ تری تو خاص ہے درگاہ منزل

وہاں بستر ہے یا پوشش کفن ہے | فرشتے اور اعمال انجمن ہے
کہاں وہ جامہ ہائے فاخرانہ | کہاں وہ ہمنشینان زمانہ
کہاں وہ بزم اور ساقی کہاں مل | کہاں وہ دوست اور جاناں سبھی کا کل
سوال رب خدا سلام پیمبر | کریں منکر نکیر آکر کے سب پر
خطا جس سے ہوں اوسان لے برادر | کلام اسکا یہی ہے غور تو کر
کہاں پھر وہ حکایات عجائب | کہاں وہ گفتگو ہائے غرائب
خرد سے جو تجھے ہے کچھ ہنر کا | محبان مجازی سے ہو بیزار
کہ ہیں سب وقت خوش ہیں یار دمساز | مصیبت میں سدا ہیں وہ دغاباز
یفر المرء کا تو روز کر یاد | یود المجرم ہے اسکا ہمزاد

(قولہ تعالے) یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ یعنے یاد کر اس روز کو کہ بھاگے گا مرد اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی عورت سے اور اپنی اولاد سے (قولہ تعالے) یود المجرم لو یفتدی من عذاب یومئذ ببنیہ وصاحبتہ واخیہ وفصیلتہ التی تؤویہ ومن فی الارض جمیعا ثم ینجیہ کلا۔ یعنے چاہیگا گنہگار اگر ہوسکے تو بدلہ میں دیدوں عذاب اس دن کے سے اپنی اولاد کو اور اپنی جورو کو اور اپنے کنبے قبیلے کو کہ جس میں رہتا تھا اور ہر اس شخص کو کہ زمین میں ہے سب کو پھر کہیں بچ جاؤں ہرگز نہ ہوگی نجات

ابیات

مراد اس سے کہ اے غافل بہوش آ | ہر اک سے دم نہ بھر تو دوستی کا
یہاں پھرتے ہیں جو اخلاص کا دم | وہاں کوئی نہ کام آئیگا باہم
برادر سے وہاں بھاگے برادر | پدر کسکا ہے اور ہے کون مادر
زن و فرزند سے بھی مرد بھاگے | بچوں میں کاش رکھے خدا لگے
جو ظاہر ہے تجھے یہ حشر کا حال | بس انس ظاہری کا چھوڑ جنجال

لگن دل کی لگا اپنی خدا سے — اٹھا دل کو الگ سب ما سوا سے
وہی ہے بیکسوں کا یار ہمدم — وہی رکھتا ہے زخم دل پہ مرہم
وہی ہے ہر مشتاق کا ہمراز — وہی ہر مضطر بیدل کا دمساز
وہی ہے دستگیر روز محنت — وہی شبکو انیس کنج خلوت
اسیکے فضل سے آسان ہے ہر کار — وہی دونوں جہاں میں ہے مددگار
سوا اللہ کے سب سے ہیں باطل — نہیں وصف بقا کا کوئی قائل
نہ پھر اسکے سوا تو دم کسی کا — کسیکے ورنہ جا ہو رہ اسی کا
اسیکی یاد میں ہر مو زباں کر — اسمیں صرف بس تن اور جان کر
اطاعت کر اسی کا نام ہے یاد — بجا لا حکم کو اور خوب دے داد
یہاں تک جان ہو اسکی رہ میں قرباں — اسیکے دھیان میں نکلے تری جان
مزا عقبےٰ کی نعمت کا اٹھاوے — تب اسکے انس کا تو لطف پاوے

اکاون۔ خفت یعنے ہلکاپن اور چھچھوراپن کرنا یہ ایسی بیماری ہے کہ اسکا بیمار سب کی آنکھوں میں حقیر ہوتا ہے اور ظہور اسکا آنکھہ بھوں۔ ہاتھہ پیر کی حرکات سے ہوتا ہے اور ضد اسکی وقار ہے یعنے بھاری بھرکم رہنا۔ باون۔ مکابرہ یعنے حق کو حق جانکر انکار کرنا۔ یہ مرض نہایت شدید یہی سبب ہے ہر خرابی کا بلکہ کفر کا اور مقابل اسکے متابعت بحق ہے۔ ترپن۔ تمرد یعنے حق بات کو نہ ماننا اور مقابل اسکا قبول الغطہ یعنے نصیحت ماننا۔ چون۔ صلف یعنے شیخی بگھارنی اور ظاہر کو مخالف باطن کی اظہار کرنا اس مرض سے پیدا ہوتا ہے۔ نفاق اور مقابل اسکے عدم تزکیۂ النفس ہے یعنے اپکو پاک نہ کہنا۔ پچپن۔ نفاق یعنی ظاہر باطن ایک نہ رکھنا اور مقابل اسکے صدق ہے

قطعہ

دلا یکرنگ تو ہو جا دورنگی میں بھلا کیا ہے — زباں اور دل جو ایک ہو دیں تو دیکھو پھر مزا کیا ہے
محبت میں جو تو چاہے رہوں ثابت قدم اے دل — عصائے راستی لیچل جو پھسلا تو بتا کیا ہے

چلایا لعب ورک اسفل کو کہ درجہ سب سے تہ آتش		ٹھکانا پھر نہیں لگتا سوا اسکے سزا کیلیے

(قولہ تعالیٰ) ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لہم نصیرا یعنے تحقیق منافق ہوں گے نچلے درجہ آگ کے ہیں اور ہرگز نہ پائیگا تو اُنکے لیے کوئی مددگار **چھپن۔ حریزہ** یعنے جو بات سمجھ میں نہ آسکے اسمیں کوشش کرنی جیسا کہ آیات متشابہات اور تقدیر اور ذات آلہی وغیرہ میں بحث کرنے اور مقابل اسکے حکمت ہے **ستاون۔ غباوۃ** یعنے کندذہنی اور ضد اسکی ذکاء ہے **اٹھاون۔ شرہ** یعنے کھلنے پینے اور جماع پر ندیدہ بنکے گرنا **انسٹھ۔ خمود** یعنی ٹھنڈا پن اور بے خواہش ہونا اور مقابل دونوں کے عفت ہے **ساٹھہ۔ صرار** یعنے بدی پر ہٹ کرنی اور ضد اسکی توبہ ہے

باب دوسرا زبان کی آفتوں کے بیان میں

وہ بھی ساٹھہ ہیں **اول** کلمہ کفر بکنا اسکا سبب اکثر غصہ یا کسی سے دشمنی ہوتا ہے اور بہت باعث اسکا ظرافت اور مجلس کو ہنسانا اور خوش کرنا اہل محفل کا بھی ہوتا ہے (۲) وہ کلمہ جسمیں خوف کفر ہو کہنا یہ بھی مکروہ تحریمہ ہے (۳) کلام بد خطا سے کہہ اٹھنا (۴) کذب یعنے جھوٹ بولنا حرام ہے قطعی اور ضد اسکی صدق ہے البتہ اگر کچھہ حاجت ہو کہ جسمیں رفع فساد ہو وہاں جھوٹ بولنا درست ہے (۵) تعریض یعنے گول مول بات کہنی کہ جھوٹ سچ دونوں معنی ہیں نکلیں (۶) غیبت یعنے جو عیب کسی میں ہو اسکو پیٹھہ پیچھے بیان کرنا یہ حرام قطعی ہے اور حلال جاننا اسکا کفر ہے اگر کبھی کسی کا عیب بیان کیا دوسرے نے کہا غیبت کیوں کرتا ہے اُسنے کہا میں تو حق حق بیان کرتا ہوں جو اسمیں ہے کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ اُسنے اسکو غیبت نہ جانا حالانکہ غیبت تو یہی ہوتی ہے کہ جو عیب جسمیں ہو اُسکے پیچھے بیان کرنا اور جو نہو جوڑ کے بیان کرنا اسکو افترا کہتے ہیں اور جو شخص آپ اپنے عیب کو ظاہر کرتا ہے اسکا بیان کرنا غیبت نہیں یا ظالم کا عیب ظلم سے بچانے کو کہے وہ بھی غیبت نہیں وعلی ہذا القیاس بدعقیدہ اور بدراہ کا عیب بیان کرنا تاکہ اُسکی مجالست سے بچیں اور اُسکی صحبت میں ویسے ہی نہ بنجائیں (۷) نمیمہ یعنے چغلخوری کرنا یہ حرام ہے مگر ظالم کی رفع ظلم کے واسطے حاکم اعلیٰ سے ناہر ہے بلکہ واجب (۸) سخریہ یعنے

کسی سے مسخری کرنا اور بہکانا ذلیل جاننے کے یہ حرام ہے (۹) لعن یعنی کسی پر لعنت کرنا یہ نہایت بدعادت ہے نہیں۔ درست کسی شخص معین پر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینی ہوا ہو جیسے ابوجہل و فرعون اور ہامان وغیرہ یا کبھی اسپر رحمت کا یقین نہ ہو جیسے ابلیس لعین اور سوا اسکے جانور یا پتھر یا ہوا پر بھی درست نہیں اگر کسی پر لعنت کہے اور وہ مستحق اسکا نہیں تو اسی پر الٹ کے پڑتی ہے اسی طرح فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (۱۰) سب۔ یعنے گالیاں دینا۔ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ (۱۱) فحش یعنے شرم کی باتیں کھول کھول کے بیان کرنا۔ یہ مکروہ ہے بدون حاجت کے (۱۲) طعن یعنے کسیکو طعنے دینا۔ یہ عادت نہایت بدعادت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی کو طعنے دیگا تو اسی طرح بے عزت اور طعنے کھا کے مرے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

ابیات

چھوڑ دے الکو کہ زباں سے بیاں ۔۔۔ جو کہ یہ آفات ہوئی ہیں بیاں
مومن صادق ہیں نہ پاوے گا تو ۔۔۔ کیا کہوں احوال سن اب مو بمو
گفتگوئے بد سے زباں کو بچا ۔۔۔ ذکر خدا کا تو کیا کر سدا
مسخری سے روک زباں کو فتا ۔۔۔ ورنہ قیامت کو یہی ہے سزا
کہتے ہیں یہ سید دنیا و دیں ۔۔۔ آدمیوں سے جو ہیں مستہزئیں
ہوویگا اک آن میں سے دن حشر کے ۔۔۔ کھولیں گے جنت کا در اسکے لیے
دور سے پھر اس کو کہیں آ اے آؤ ۔۔۔ آئیگا گھبرا کے وہ پھر جاؤ جاؤ
دوڑ کے جو پہنچے وہاں بیقرار ۔۔۔ بھیڑ دیں دروازے کو بس یار یار
پھر لیں ہیں بھکاویں اسے چند بار ۔۔۔ خوب یہاں تک کہ وہ ہو شرمسار
کھول کے پھر در کو پکاریں اسے ۔۔۔ پاس نہ آوے وہ اسی شرم سے
جس میں ہے یہ ذلت روز جزا ۔۔۔ بچ تو شر اسکے سے خدا کی پناہ
لعن کی عادت سے بھی پرہیز کر ۔۔۔ کہتے ہیں یوں افضل نوع بشر

یعنی جو مومن پہ کبھی کوئی کرے — گویا کیا قتل اسے سیف سے
گالیاں اور فحش کی بس گفتگو — اپنے زباں سے نہ کرلے نیک خو
آیا ہے فرماتے ہیں خیر الورا — گالی جو مومن کو دی فاسق ہوا
فاحش گمراہ پہ ہے جنت حرام — ہوئے مسلماں نہ کبھی بد کلام

(١٣) ...حہ یعنے نوحہ کرنا (١٤) مراء - کسی سے کسی بات میں ضد کرنا سچی ہو یا جھوٹی۔ یہ حرام ہے اور اگر کوئی بات دین کی ہو جب تک فساد کو پہنچے اظہار حق کی نیت سے۔ اسمیں ضد نا درست ہے اور اگر فساد کو پہنچے تو حق کہکے الگ ہو جاوے اور فساد نہ کرے پھر وہ حرام بھی نہ (١٥) جدال - عقائد میں کسی سے بحث کرنا۔ اگر دوسرے کے ہرانے اور اپنی جیت کی نیت اور یہ دونوں مسلمان ہیں تو یہ حرام ہے اور بعضے عالموں نے لکھا ہے کہ کافر ہو جاتا ہے اور اگر اظہار حق کی نیت ہے تو درست ہے اور یہ نہایت نادر اور کمیاب ہے (١٦) خصومت یعنے حق جھگڑا کرنا یہ حرام ہے (١٧) غنا یعنے گانا سنانا (١٨) افشاء السر یعنے کسی کا بھید کھولنا (١٩) خوض الباطل یعنے حکایتیں شہوتوں کی یا شراب اور زنا کی آپس میں بیان کرنا اپنی ہوں یا غیر کی یہ حرام ہے (٢٠) سوال یعنے بھیک مانگنا۔ یہ بے حاجت حرام (٢١) سوال کنہ باری تعالی یعنے اللہ تعالی کی ذات میں پوچھ پاچھ کرنی اور ایسا ہی ہے پوچھنا اس چیز کا جو اسکے مرتبے سے باہر ہے۔ یہ وسوسہ شیطانی ہوتا ہے بعضی دفعہ ایمان جانے کا بھی خوف ہے پس چاہیے ایسے وقت اعوذ باللہ پڑھے۔ (٢٢) اغلوطات یعنے ہرانے یا آزمایش کے واسطے کسی سے مسئلہ مشکل پوچھنا یہ حرام ہے اور اگر طالب العلم اسمیں تیزی ذہن اور یادداشت بڑھنے کے لئے پوچھ پاچھ رکھیں تو درست ہے (٢٣) خطاء تعبیر یعنے کسی بات کو بری طرح بیان کرنا یہ مکروہ ہے جیسا کہ کوئی اپنی برائی کہتے وقت یوں کہے کہ میں خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے کہ میں بوجہل اور کاہل ہو گیا۔ (٢٤) نفاق قولی یعنے ظاہر میں کسی سے کلام محبت کی کرنے اور باطن دشمنی رکھنی مگر واسطے رفع ظلم کے ظالم سے ایسی باتیں کرنی درست ہیں (٢٥) کلام ذی اللسانین یعنے

ملا اسی طرح کا کلام کرنا اور کسی کی مجلس میں ملجانا ایسا شخص بدترین شخصوں کا ہے۔ اور
علامتی نفاق کی رکھتا ہے (۲۶) شفاعت سیئہ یعنے ناحق کسی کی سفارش کرنا اور ضد
اسکی شفاعت حسنہ ہے یعنے حق پر کسیکی سفارش کرنا یہ ثواب ہے (۲۷) امر بالنہی والمنکر عن المعروف
یعنے بُری سیکھ دینی اور اچھی بات سے روکنا یہ طریقہ منافقین کا ہے اور ضد اسکی امر بالمعروف
ونہی عن المنکر یعنے اچھی سیکھ دینا اور بُری بات سے روکنا یہ واجب ہے وقت قدرت کے اور
اگر قدرت زبان سے منع کرنے کی نہ ہو تو دل سے بُرا جاننے اور دل سے بھی بُرا نہ جانا اور بدگو لوگوں
میں ہم پیالہ اور ہم نوالہ رہا تو وہ بھی انہیں کے وبال میں پھنسیگا اگرچہ وہ نکرتا ہو گا (۲۸) غلظۃ کلام
سخت کلامی سے کسیکی عزت اُتارنا (۲۹) تجسس یعنے لوگوں کے عیبوں کی تلاش کرنا۔
اور پوچھ پاچھ رکھنا۔ یہ مرض نہایت بد ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایسا
شخص دنیا ہی میں فضیحت ہوتا ہے (۳۰) کلام الجاہل عند العالم۔ عالم کے سامنے جاہل کا بولنا
(۳۱) کلام الدنیا فی الصلوۃ۔ یعنے نماز میں کلام کرنا۔ مراد اس سے ہر وہ کلام ہے کہ نماز میں اسکو
نہیں کہتے اور یہ علم فقہ سے دریافت ہو جاتا ہے (۳۲) التکلم عند الاذان والاقامۃ یعنے آذان
اور اقامت میں اور کچھ بولنا (۳۳) الکلام فی الخطبۃ۔ یعنے خطبہ کیحالت میں کسی طرح
کی بات کرنی یہ حرام ہے (۳۴) کلام دنیا کا صبح صادق سے لیکر آفتاب نکلنے تک کرنا۔ یہ مکروہ ہے
(۳۵) پاخانہ یا پیشاب کی حالت میں کلام (۳۶) وقت خاص میں عورت مرد کا آپس
میں باتیں کرنا (۳۷) کسی مسلمان کو بددعا دینا اور کوسنے کی عادت رکھنا یہ حرام ہے اور اگر کفر
کی بددعا کسیکو دے تو کفر ہے مگر ظالم کو بقدر ظلم کے کوسنا درست ہے (۳۸) بھلائی کی دعا جیسے
عمر درازی کی کافر ظالم کے واسطے مانگنا اگر ایمان نصیب ہونے اور ہدایت کی دعا مانگے تو درست
ہے (۳۹) قراءت قرآن کے وقت باتیں (۴۰) مسجد میں کلام دنیا کا کرنا (۴۱) بُرا نام کسی
مسلمان کا رکھنا جیسے کہ اندھا۔ لنگڑا۔ یا فاسق یا بدذات کہنا (۴۲) یمین غموس یعنے جھوٹی
قسم عمداً کھانا۔ یہ گناہ کبیرہ ہے (۴۳) سوا خدا تعالے کے کسیکی قسم کھانا یہ عادت بد ہے کبھی ان سے

کفر میں بھی پڑتا ہے جیسا کہے اگر یہ بات ہو تو میں کافر ہوں۔ اور حالانکہ وہ جھوٹا تھا پس بعضوں کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا (۴۴) کثرۃ الحلف یعنے بہت قسم کہانے کی عادت رکھنا اگرچہ سچی ہو (۴۵) سوال العمل یعنے کسی عہدے کا آپ سے سوال کرنا جیسا قضا یا افتاء اور سوا اسکے (۴۶) دعاء الانسان علی نفسہ یعنے اپنے لئے بددعا کرنا (۴۷) سوال الامانۃ یعنے امانت رکھنے کو آپس میں مانگنا یہ حرام ہے (۴۸) طلب الوصایۃ یعنے وصی بننے کی طلب کرنا (۴۹) رد العذر۔ یعنے عذر گنہگار کا رد کرنا جو دل سے کرتا ہوا اور یقینی گناہ بھی نہو (۵۰) تفسیر القرآن برایہ یعنے معانی قرآن شریف کے اپنی عقل سے بیان کرنے اگرچہ اتفاقاً صحیح ہو جاویں یہ حرام ہے (۵۱) اخافۃ المومن یعنے ناحق کسی کو ڈرانا اپنے مطلب روا ہونے کے واسطے (۵۲) قطع الکلام یعنے اپنی کیسی بات کاٹنی درمیان میں اور کچھ بول اٹھنا (۵۳) رد الکلام کیسی باتوں کو الٹانا خصوصاً بزرگوں کی (۵۴) سوال حل الشئی وحرمتہ یعنے حلال ہونا یا حرام ہونا یا پاک ہونا شے کا پوچھنا حالانکہ ظاہر اسمیں کچھ خلل نہیں۔ یہ طریقہ وہمیوں کا ہے نہایت منع ہے اور وبال ہے اوپر اور علامت ہے بد ظنی اور ریا کی اور عجب اور جہل اور تجسس کی اور بدعت بھی ہے نہیں تھا یہ طریقہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ تابعین کا پس چاہیئے کہ ظاہر پر عمل کرے اگر ظاہر میں کچھ خلل ہو تو اسکو بچ جائے اور اگر ظاہر میں کچھ خلل نہیں تو اپنے نفس سے اسمیں شبہہ اٹھا کر اس سے بچنا یہ اتقا نہیں بلکہ بدعت ہے (۵۵) تناجی الاثنین عند ثالث یعنے تین آدمی اکٹھا ہوں اسمیں دو کا سرگوشی کرنا یعنے کانا پھوسی یہ منع ہے اگر تین سے زیادہ ہوں تو روا ہے (۵۶) جوان عورات اور مرد بیگانوں کا آپس میں باتیں کرنا یہ ناجائز ہے یہاں تک کہ سلام بھی نہ کرے اگر کوئی ان میں سے ایک دوسرے کو کرے تو آہستہ جواب دے (۵۷) کافر ذمی کو بے حاجت سلام کرنا یہ مکروہ ہے اور یہی حکم ہے فاسق سے سلام علیک کرنے کا مگر جواب ذمی کا جو سلام کرے فقط و علیک ہے اور فاسق کے سلام کا جواب پورا دیوے جیسا کہ عادل کا جواب ہے (۵۸) پیشاب کرنے والے پائخانہ پھرنے والے پر سلام کرنا (۵۹) دلالۃ العصیان

مباحات کا راہ بنانا جیسا کہ شراب خانہ وغیرہ کا یہ حرام ہے (۵۱) اجازۃ المعصیۃ یعنے بد کام کی اجازت دیگا تو کفر ہے۔ یہ باتیں جو مذکور ہو چکیں سب ایسی تھیں کہ جنکے بولنے سے گنہگار ہی ہے اور بعضی باتیں ایسی بھی ہیں کہ نہ بولنا انکا گناہ ہے اسواسطے کہ جہاں مقام بولنے کا ہے وہاں اگر نہ بولے گا تو زبان اسکی گناہ میں گرفتار ہو جائیگی اور وہ نہ بولنا بھی آفت زبان گنا جائیگا۔ جیسا کہ نہ سیکھنا قرآن شریف اور تشہد اور قنوت کا اور بیاد جود قرآن یاد ہونے کے چھوڑ دینا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وقت طاقت کے نہ کرنا۔ اور ترک کرنا خیر خواہی اور اصلاح کا وقت گمان قبول کے اور علم دین کا نہ پڑھانا اور فتویٰ نہ دینا حالانکہ اسکے سوا اور کوئی نہیں اور قاضی کا موافق حکم شریعت کے حکم نہ دینا اور سلام اور چھینک کا جواب نہ دینا اور کسیکے گھر میں بے خبر گھس جانا اور ماں باپ اور صلہ رحموں سے بولنا چھوڑ دینا اور گواہی حق نہ دینا اور نام خدا تعالیٰ کا سننا اور جواب تعظیم کا سبحان اللہ یا تبارک اللہ سے نہ دینا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سننا پھر درود نہ پڑھنا اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلے آلہ۔ اور حاجت کیوقت بے مقدوری سے مرنا اور اپنے حال سے آگاہ نہ کرنا تو کوئی خدمت کر دیتا اور ہلاک ہونے سے بچنا اور جہاں بولنا واجب ہے یا سنت وہاں نہ بولنا حرام ہے یا مکروہ۔ اور آفت زبان کی ہے اور ایسے مکانوں میں بھی جو شخص نہ بولے وہ گونگا شیطان ہے۔

ابیات

یہاں تک جو بیاں ہمنے کیا ہے
یہ آفات زباں کا ماجرا ہے

اگر تو طالب تقوی ہے لاریب
تو لازم ہے کہ زباں کو پاک بے عیب

زباں ہے ترجماں درگہہ دل
بدل کے شاہ کا دستور کامل

وزیر خاص اور مختار اعظم
اسی سے شاہ کو ہے کار ہر دم

وزیر سلطنت جو ہوئے عادل
خلل ہرگز نہووے اسمیں شامل

پس اے سالک نگہہ رکھہ اس زباں کو
الگ اور دور رکھہ اسکے زیاں کو

خصوصاً چھہ سے جو اول ہیں مذکور
اگر تو خوب لانسے ہوئیگا دور

یقین ہے پاک تو سب سے رہیگا	یہی ہے پیشواؤں کا طریقہ

باب تیسرا کان کی آفتوں کے بیان میں

جاننا چاہیئے جو بات کہ اسکا منہ سے نکالنا منع ہے اسکا سننا بھی منع ہے بدوں ضرورت کے اور اگر کچھ ضرورت دنیاوی یا دینی ہو تو لاچاری کو وہ کلام بھی سننا درست ہے۔ مثال ضرورت دنیاوی کے جیسے جان جانے کا خوف ہو کہ اگر اس سے جدا ہو اور نہ سنے تو مارا جاویگا یا اپنا حق لینا ہو کسی سے یا کمائی کو جاتا ہے کہ وہ حق حلال ہے۔ مگر اسمیں اتفاق کچھ واہیات سننے کا بھی ہو گیا کہ اب بھاگ نہیں سکتا اور مثال ضرورت دینی کے جیسا اپنے ذمہ سے کوئی واجب ادا کرنا ہو اور وہاں واہیات کے سننے کا اتفاق پڑا اگر وہاں سے چلا جاوے تو ادائے واجب میں خلل پیدا ہو جیسے تجہیز تکفین جنازے میں شریک ہونا ہے اور وہاں نوحہ ہوتا ہے اور یہ منع بھی نہیں کر سکتا تو اس نوحہ کا سننا درست ہے جب تک واجب اسکو ادا کرنا ہے اور اسپر قیاس نکر ایسی دعوت کا قبول کرنا کہ جہاں لہو ولعب اور راگ رنگ ہو کیونکہ جب وہاں لہو ہوا تو دعوت کا قبول کرنا واجب نہیں رہتا اور جہاں ایسی ضرورتیں نہوں پس جس کلام کا بولنا شریعت میں منع ہے اسکا سننا بھی منع ہے اور ایسی چند باتیں ہم گنا تے ہیں (۱) استماع ملاہی راگ اور باجے سننا جب لاچاری نہ ہو یہ حرام ہے اور اگر کسی طرح کی لاچاری ہے جیسا کہ تجارت کو جاتا ہے یا غزا کو یا حج کو یا ہمسایہ میں مطرب رہتے ہیں اور اس سے بچ نہیں سکتا تو سننا اسکا گناہ نہیں اور سب راگنیوں سے بدتر سننا اس راگنی کا ہے کہ جو قرآن میں یا ذکر اور دعا میں ہو (۲) بدون حاجت کے عورت جوان کی باتیں سننا یہ حرام ہے (۳) کان لگانا ان لوگوں کی باتوں میں کہ وہ ان سے پرہیز کرتے ہوں اور اپنی باتیں چھپاتے ہوں یہ حرام ہے۔ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو شخص ایسی عادت رکھے گا اور ایسے کار کریگا پلایا جاویگا روز قیامت میں اسکے کانوں میں سیسہ یہ باتیں وہ تھیں کہ جنکا سننا گناہ ہے اور جنکا نہ سننا برا ہے اور سننا واجب یا مستحب ہے وہ یہ ہیں جیسا کہ نہ سننا قرآن شریف کا اور خطبہ کا اور حکم اپنے بزرگ کا اور کلام عذر والے کا اور

عورت کو کلام اپنے خاوند کا اور غلام کو اپنے آقا کا اور ایسا ہی ہے نہ سننا قاضی کو کلام مدعی مدعا علیہ کا اور مفتی کو مستفتی کا اور حاکم کو کلام مظلوم کا اور مقدور والے کو کلام سائل بے قرار کا اور نہ سننا بزرگوں کو کلام خوردوں کا جب مدعا اپنا عرض کریں۔

باب چوتھا آنکھ کی آفتوں کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ اول سب سے بڑی آفت آنکھ کی کسی مرد بالغ یا عورت بالغہ غیر کا بلا عذر جائز ستر دیکھنا حرام ہے اور اگر نابالغ لڑکا یا نابالغ لڑکی ہے یا اپنی عورت ہے یا ایسی لونڈی ہے کہ اس سے ہم بستر ہونا درست ہے ان سب کے ستر پر نظر ڈالنا درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اس سے بھی پرہیز رکھے کہ نسیان پیدا ہوتا ہے اور کہا فقہائے اولی ہے اپنی عورت کے خاص ستر پر بوقت جماع کے نظر کرنا کہ حاصل ہوتی ہے اس سے لذت خلاف ہے یہ اہل حدیث کے اور وہ اپنی لونڈی کہ جس سے ہم بستر ہونا درست نہیں اور مثل لونڈی غیر کے ہے وہ یہ ہے کہ سالی ہو یعنے دوسری بہن اسکی حرم اسکی ہے یا کچھ اس سے شیر خواری کا رشتہ ہو یا کسی سے نکاح کر دیا ہو یا اسنا مجوسی کی ہو یا بت پرست ہو یعنے کتابیہ نہو یا اسکو اپنے پر حرام کر لیا ہو۔ اب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ ستر کسکو کہتے ہیں۔ ستر مرد کا مرد اور عورت بیگانہ کے واسطے ناف سے زانو تک ہے بدون خوف شہوت کے اور اگر شہوت ہو تو ہر بال حکم ستر کا رکھتا ہے اور ستر عورت حرہ کا مرد نامحرم کے لیے سارا بدن ہے سوا پہنچے اور چہرہ کے جب خوف شہوت نہو اور اگر خوف شہوت کا ہو تو ہر بال کو حکم ستر کا ہے اور ستر عورت حرہ کا محرم مرد کے لئے مرد کا سا ہے مع زیادہ ہونے پشت اور شکم کے اور ایسا ہی حکم ہے غیر کی لونڈی کا اور ستر عورت کا عورت کے لئے جیسا مرد کا مرد کے لئے (۲) فقیر یا ضعیف کو حقارت سے دیکھنا (۳) دیکھنا تماشوں و بہانہ کا (۴) تارے ٹوٹتے ہوئے دیکھنا (۵) اپنے سے زیادہ کو دنیا میں حسرت سے دیکھنا (۶) اپنے سے کم کو دین میں حقارت سے دیکھنا اور اپنے سے کم کو دنیا میں شکریہ کے واسطے اور اپنے سے زیادہ کو دین میں دیکھنا رفع عجب کے واسطے یہ خوب مستحسن ہے (۷) کسی کو چھپ کے

سوراخ میں سے دیکھنا یہ حرام ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر اس شخص کی آنکھ کو صاحب
خانہ پھوڑ ڈالے تو درست ہے اور قصاص اسکا شریعت میں نہیں کہ جسکا دیکھنا منع ہے۔ اور جس جا
دیکھنا واجب یا سنت ہے اگر وہاں آنکھ بند کریگا تو حرام ہے یا مکروہ جیسا نماز میں آنکھ بند کرنا
یہ مکروہ ہے یا وقت نماز جمعہ یا جماعت کا نہ دیکھنا۔ اور جہاں بدوں دیکھے کام نہیں چلتا۔ وہاں
نہ دیکھنا منع ہے۔

باب پانچواں۔ ہاتھ کی آفتوں کے بیان میں

(۱) قتل کرنا اپنے نفس کو یا غیر کو ناحق یہ گناہ کبیرہ ہے اور جائز ہے مل ڈالنا چینوٹی کا جو کاٹے
اور پانی میں ڈالنا درست نہیں۔ اور ناحق مارنا اسکا بھی مکروہ ہے اور جائز ہے مارنا جوں وغیرہ
کا جو آدمی کو کاٹنے والی چیزیں ہیں ہر حال میں چلے ہے کاٹا ہو یا نہ کاٹا ہو اور ٹیری اور بلی جو ایذا
دیتی ہوں تو انکا مارنا بھی درست ہے مگر بلی کو ذبح کرنا اور بے طرح مارنا یا کان دم کاٹ کے
چھوڑنا درست نہیں۔ اور جس شے کو مارنا درست ہو تو آگ سے مارنا درست نہیں مکروہ تحریمی
ہے اور گھونٹ کے مارنا یا کھانا پینا بند کر کے یا کچھ اور ایذا دے کے یا شکاریوں سے پتھر زخمی
کرا کے مروا ڈالنا بھی درست نہیں مگر کھٹمل وغیرہ کا مارنا جو بیپیڑ الکر درست ہے اور سراجیہ میں
لکھا ہے جائز ہے جلانا اس لکڑی کا جس میں چینوٹیاں ہوں اگر انکو کسی طرح بچا ئے تو اولی
ہے (۲) زخمی کرنا اپنے نفس کو یا غیر کو ناحق اگرچہ جانوروں کو اثر روایت کی بخاری نے کہ لعنت
کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر (۳) کسی کا کوئی عضو ناحق کاٹنا جیسے
ہاتھ پیر ناک کان پیشاب گاہ (۴) چھٹ مارنی کسی کو ناحق اور منھ پر مارنا تقصیر پر بھی
درست نہیں مکروہ ہے (۵) جو چیز لینی درست نہیں اسکو لینا جیسا زبردستی کسی سے کچھ
چھیننا یا لوٹ کفاریں سے بے تقسیم اور بلا اجازت حاکم کے لے لینا یا چوری کرنا یہ سب حرام
ہے اور ایسا ہی ہے غنی کو زکوٰۃ یا نذر یا عشر یا صدقہ فطر یا کفارہ لینا یا پائی ہوئی چیز لیکر اپنی
استعمال میں لانا یا مال خبیث جسکا تصدق واجب ہے لینا اور حرام ہے وہ ہدیہ لینا کہ فقیر

یا عالم نہایت سخت یا متقی یا کرامت والا یا ولی یا اور کوئی خوبی جانکر لوگ اسکو دیتے ہوں اور وہ بات اسمیں نہو اور یہی حکم ہے کہ کچھ بیت المال میں سے لیتا ہو اور اسکا حق نہ رکھتا ہو اور ایسا ہی ہے کسیکے غلام سے بدون اجازت مولی کے کچھ لینا اور دیوانے یا باؤلے یا چھوٹے لڑکے سے بھی کچھ مفت لینا درست نہیں اگرچہ اجازت ولی کی ہووے مگر برابر دام یا زیادہ لگا کر ولی سے لے لیوے تو یہ درست ہے اور کسی کی چیز لیکر ہنسی سے اسکو چھپا ڈالنا یہ بھی حرام ہے اسواسطے کہ مومن کو ناحق غم میں ڈالنا درست نہیں پس یہ بھی حکم ظلم کا رکھیگا۔ اور اگر کسی کو کسی نے کچھ چیز دی اور کہا کہ اسکو لیکر تقسیم کردے۔ پس اس میں سے بے اجازت کچھ آپ بھی لینا درست نہیں (۶) مردار یا خون یا شراب کو ہاتھ لگانا یا اٹھانا یا جو چیز کہ حرام عینی ہے اسکو لینا اگرچہ جانور کے واسطے ہو اور شراب خریدنا یا لینا حرام ہے اگرچہ سرکہ بنانے کو لیوے یا جانور کے واسطے۔ مگر ان چیزوں کو ہاتھ لگانا مکان پاک کرنے کے واسطے یا شراب کو گرانے کے لئے درست ہے (۷) تصویر جاندار کی نکالنی یہ حرام ہے (۸) جس چیز کا دیکھنا حرام ہے اسکو ہاتھ لگانا بھی بدون ضرورت کے حرام ہے اور جسکو دیکھنا مکروہ ہے اسکا چھونا بھی مکروہ ہے اور مرد کو بوڑھی عورت سے مصافحہ کرنا درست ہے جب خوف شہوت کا نہ ہو اور مکروہ ہے مصافحہ ہنود وغیرہ سے (۹) کسی کا مال کاٹ کے یا توڑ کے یا پھاڑ کے۔ یا جلا کے یا ڈبو کے ناحق خراب کر دینا یا عمدہ ہو کھو دینا یا ایسی جگہ پھینکنا کہ پھر ہاتھ نہ لگے۔

یہ سب ظلم ہے۔ حرام اور خراب کرنے والے کو بھرنا آتا ہے اور حرام ہے بے اجازت کسی کا کسی کا مال برت لینا اگرچہ اسمیں نقصان نہ آوے اور یہی حکم رکھتا ہے اپنے مال کو آپ ضائع کرنا کہ اسراف ہے اور ایسا ہی ریا سے دینا یا کسی گناہ میں خرچنا اور یہی حکم رکھتا ہے چھٹا دینا زبردستی قرضدار کو کہ قرضخواہ اسکو اپنے قرض کی بابت پکڑا ہو اور چھوڑ دینے والے پر تعزیر آتی ہے۔ مال بھرنا نہیں آتا (۱۰) جو لہو و لعب ہو سو کھیل تماشا اور عورت اور کرتب دکھانے والے کے وہ بھی حرام ہے جیسا شطرنج یا نرد کھیلنا مسلم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو کھیلیگا نرد سے گویا ڈبو یا ہاتھ اپنا سور کے گوشت اور لہو میں۔ اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ نافرمانی

کی اُسنے اللہ اور رسول کی اور یہی حکم رکھتا ہے سب باجوں کا بجانا مگر دف بے جھانجھ شادی میں اور نقارہ لشکر اور قافلہ میں درست ہے اور کبوتر اُڑانا حرام ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبوتر اُڑانے والے کو شیطان۔ اور مکروہ ہے مسجد کیطرف جاتے ہوئے یا مسجد میں بیٹھے ہوئے دونوں ہاتھ کی اونگلیوں کو آپس میں پنجہ کے طور سے کرنا (۱۱) لکھنا ایسے کلام کا جو حرام ہے اور لکھنا قرآن کا اور دین کی کتابوں کا نہانے کی حاجت والے کو اور بے وضو کو۔ یا حیض و نفاس والی عورت کو کہ یہ حرام ہے۔ اور ایسا ہی ہے چھونا ان سب کا قرآن کو اور تفسیر کو یا اُس چیز کو جس میں آیت قرآن کی لکھی ہو اور دین کی کتابوں کو مگر بعض کتب فقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ چھونا دین کی کتابوں کا اور اُس چیز کا کہ جسمیں قرآن کم ہو اور دوسرا مطلب زیادہ ہو ان سب کو درست ہے اسواسطے کہ ایسی چیزوں کا اتفاق استعمال کا بہت ہوتا ہے ہربار پرہیز مشکل ہے مگر چھونا قرآن شریف کا سوا وضو والے کے کسی کو درست نہیں اور چھوٹا کلام اللہ لکھنا جسکو حمائل کہتے ہیں مکروہ ہے (۱۲) جو چیز جہاں رکھنی چاہیئے اُسکو وہاں نہ رکھنا یا انداز سے کم زیادہ کرنا جیسا آگے ہے۔ زلفیں گردا بری کسی کے سر پر رکھنے یا عورت کا سر اور مرد کی داڑھی مونڈنا یا قبضہ سے کم کر دینی۔ اگرچہ اجازت سے ہو یہ سب نادرست ہے اور گنہگار ہی۔ اور مکروہ ہے درخت ہرا یا گھانس ہری قبر پر سے اُکھاڑنی اور ایسا ہی ہے قبر کو کھودنا اگرچہ عورت حمل والی مرے اور خواب میں کہے کہ میں نے لڑکا جنا ہے تم نکال لو اور یہی حکم ہے بال یا ناخن پیخانہ یا غسل خانہ میں ڈالنا اور پائخانہ کے مقام میں بدون حاجت کے اونگلی کرنی اور دہنے ہاتھ سے استنجا یا ناک صاف کرنی اور اسی طرح جو ذلیل باتیں ہیں کرنی اور اگر کچھ عذر ہو تو یہ درست ہے مرد کو چاندی کے سوا اور کسی چیز کی انگوٹھی پہنی نادرست اور چاندی کی درست ہے جب ساڑھے چار ماشے کی پوری ہو۔ یہ جو مذکور ہو چکا وہ آفتیں تھیں کہ جنکا ہاتھ سے کرنا نادرست ہے اب وہ بیان ہوتی ہیں کہ جن چیزوں کا ہاتھ سے کرنا واجب یا سنت ہے۔ یا مستحب اور نہ کرنا حرام یا مکروہ ہے اور آفت ہاتھ کی یہ ہیں۔ نہ چھڑانا مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے یا نہ بچانا کسی کو آگ سے یا غرق سے یا گرنے سے

قدرت کے وقت اور تیر اندازی سیکھکر چھوڑ دینا اور ناخن نہ کترواتے پھرنا مکروہ ہے اور سبب ہے
نیستی کا اور گانے بجانے کی چیزیں نہ توڑنا اپنے ہوں یا غیر کے مقدور کے وقت اور شراب مسلمان کے پاس
دیکھنا اور قدرت ہوتے نہ گرا دینی اور بھری تصویر جاندار کی دیکھنی باوجود مقدور کے نہ توڑنی
اور بھری ہوئی چیز کسیکی دیکھنا اور نہ اٹھانا جب جاتے رہنے کا خوف ہو اور لڑکوں کو یا گائے بھینس
بکری کو شام کے وقت گھر میں نہ روکنا اور رات کو دروازہ بند نہ کرنا اور چراغ گل نہ کرنا اور برتن
نہ ڈھکنا اور مشک کا منہ بند نہ کرنا۔

باب چھٹا شکم کی آفتوں کے بیان میں

(۱) جو چیز حرام ہو یا قریب حرام کے ہو یا بیچ میں اسکی فساد ہو گیا ہو اسکو کھانا پس جو حرام ہے اسکا
کھانا بھی حرام ہے اور جو مکروہ ہے اسکا کھانا بھی مکروہ ہے (۲) کھانا زیادہ حاجت سے یعنے شکم
بھر گیا پھر حرص سے مزہ کے لئے زیادہ کھایا یہ بھی حرام ہے اور اگر ارادہ کل روزہ رکھنے کا ہو پھر
رات کو زیادہ کھایا یا مہمان اسکے گھر آیا اسکے ساتھ سے زیادہ کھایا کہیں وہ شرم سے نہ کھاوے
اور بھوکا رہجاوے تو ان دونوں صورتوں میں زیادہ کھانا درست ہے اور شکم پر کھانا کہ حاجت سے
زیادہ نہو مباح ہے مگر اولیٰ یہی ہے کہ کچھ کم کھاوے اور اگر نیت جہاد کی ہو یا اور کوئی کام جسمیں دین
کے باب میں کمال قوت چاہیے در پیش ہو تو شکم پر کھانا بہتر اور صواب ہے مگر زیادہ شکم پری سے ہر طرح
حرام ہے پس سالک راہ طریقت کو لائق ہے کہ عادت کم کھانے کی رکھے اور ہمیشہ پیٹ بھر کھانے
سے بچتا رہے کبھی کبھی مضائقہ نہیں کم کھانے میں بڑے بڑے فائدے ہیں تندرستی اور کثرت
حافظہ کی اور صفائی قلب کی اور تیزی ذہن کی اور فائدہ کم خرچ کا اور عادت قناعت کی اور یاد رہنا اللہ
تعالیٰ کی بلا اور یاد رہنا قیامت کی بھوک کا اور درویشوں کی اشتہا کا اور آسان ہونا عبادت کا خصوصاً
وضو کا اور عادت ہونی ایثار کی یعنے فقیر کو دینے کے واسطے کہ اگر اسکو بھوکا بیٹھ رہنے کی عادت ہوگی
تو کبھی محتاج کو بھوکا دیکھکر اسکو کھلا دیگا اور خود بھوکا بیٹھ رہیگا اور باوجود بے مقدوری کے ایثار
کے درجہ سے محروم نہ رہیگا اور بہت کھانے میں بڑے بڑے نقصان ہیں سخت دلی اور خرابی

سب اعضا کی اس سے ہوتی ہے۔ اسلئے کہ جب شکم بھوکا رہتا ہے تو سب اعضا کا شکم بھرتا ہے
اور مزے اور سکونت سے رہتے ہیں اور جب شکم بھرتا ہے تو سب اعضا بھوکے اور بے چین ہو جاتے
ہیں اور بہت کھانا کند ذہنی اور کم علمی اور بے وقوفی کا باعث بھی ہو جاتا ہے اور قلت عبادت
کا بھی سبب ہے اور مزا عبادت کا اچھا نہیں لگتا۔ اور حرام میں پڑنے کا بھی خوف پڑتا ہے اور دل
یاد الٰہی سے غافل رہتا ہے۔ تحصیل زر اور زینت بدن میں مصروف رہیگا۔ آخرت کا خیال
کبھی نہ آئیگا۔ پیشاب اور جائے ضرورکی آمد ورفت میں اوقات ضائع ہوگی رات دن اسی فکر
میں گزر یگا کہ فلانا کھانا پکوانا چاہیئے اور فلانے مصالح اسمیں ہوں تو خوب ہے تاکہ ضرر نہ ہو اور کوئی
بیماری نہ ہو جائے زیادہ کھانے سے سوال جواب یوم حساب کا بھی ڈر ہے اور شدت جانکندنی
کی اسمیں متصور ہے۔ العیاذ باللہ تعالے منہا۔ مکروہ ہے کھانا بازار میں لوگوں کے سامنے اور رستہ
میں اور مقبرہ میں اور جنازہ کے پاس۔ اور مکروہ ہے کھانا میت کا جو واسطے رسم برادری کے
پکایا ہو اور اگر واسطے عبادت اللہ تعالیٰ کے اور ایصال ثواب میت کے کھانا تیار ہو تو فقیر مسکین
کو درست ہے اور غنی کو نادرست ہے۔ مکروہ ہے چاندی سونے کے برتن میں کھانا اور خوان میں
کھانا مستحب یوں ہے کہ دستر خوان پر کھاوے جہاں لہو ولعب ہووے وہاں جا کے کھانا
بھی مکروہ ہے اور جو کھانا ریا یا نام کے واسطے کیا ہو اسکا کھانا بھی مکروہ ہے جب خوب معلوم ہو یا
ظن غالب ہو کہ یہ کھانا اس طرح کا مکروہ ہے کھانے کے وقت بسم اللہ نہ کرنا اگر اول بھول جاوے بعد
چند لقموں کے یاد آوے تو یوں کہے۔ بسم اللہ اولہ وآخرہ۔ مکروہ ہے بائیں ہاتھ سے کھانا اور
کھانا اور طباق کے بیچ میں سے۔ بلکہ اپنی جانب سے کھاوے۔ مکروہ ہے چھری یا چاقو یا کاٹنے
سے کھانا۔ اگر کچھ ضرورت ہو تو درست ہے۔ مکروہ ہے قبلہ کیطرف تھوکنا یا ناک صاف کرنا۔ مکروہ
ہے ٹوٹی جگہ پیالہ یا رکابی سے کچھ پینا یا منہ لگے ہوئے برتن میں سانس لینا اور بائیں طرف والے
کو پہنچے دینا بلکہ پہلے حق داہنی طرف والے کا ہے بدون اجازت داہنی طرف والے کی بائیں طرف
والے کو درست نہیں اور ایک سانس پینا بھی مکروہ ہے بلکہ مستحب یوں ہے کہ پہلے دو سانس

یا تین سانس میں پیے اور جب سانس لیوے برتن کو منھ سے جدا کرے انہیں دم نہ لیوے اور شروع کے وقت ہر دفعہ بسم اللہ کہے اور منھ کو جدا کرکے الحمد للہ کہے پھونک مارنے پانی وغیرہ میں مکروہ ہے اور چمچا یا پیالہ روٹی پر رکھنا یا روٹی کو ایسی وضع سے رکھنا کہ جسمیں اہانت ہو مکروہ ہے اور یہی حکم رکھتا ہے ہاتھ یا چمچا یا چھری روٹی سے پوچھنا اور بچنا چاہئے بہت گرم کھانے سے اور گرم کھانے کی بھاپ لینے سے (۳) وہ چیز کھانی جسمیں ضرر ہو یا بیماری پیدا کرتی ہو یہ ممنوع ہے یہ وہ قسمیں تکلم کی تحتیں انکا فعل ممنوع تھا اب وہ بیان ہوتے ہیں کہ جنکا ترک کرنا منع ہے اور کھانا واجب یا مستحب ہے۔ مثال اسکی جیسا کہ نفس کشی اور زہد اسقدر کرنا کہ ترک طعام و آب سے ایسا بیمار یا ضعیف ہو جائے کہ طاقت جمعہ یا جماعت کی نہ رہے یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے مجبور ہو پس اسقدر ترک خوراک منع ہے اسواسطے کہ حق نفس کا تلف کرنا لازم آتا ہے اور حق نفس کا بھی تلف کرنا ممنوع ہے بلکہ زہد نام ہے حظ نفس کے ترک کرنے کا اور یہی حکم ہے کہ ایک چیز ماں باپ خوشی سے کھلاتے ہیں اور اسکو کچھ نقصان نہیں کرتی اور وہ انکار کرتا ہے اور انکو ناراض کرتا ہے۔

ابیات

ہوش سے اے صاحب تقویٰ و دیں
منزل مقصود کی کر طے زمیں

عقل جو اس راہ میں رکھے بجا
پھر ہو بجاں پیرو خیر الوریٰ

دام میں دشمن کے نہ آوے کبھی
منزل مقصود کو پہنچے وہی

نفس ہے اک دشمن جانی ترا
خاص کی پہلو میں ترے آ سے جا

دوسرا شیطاں ہے حسود لعیں
دل میں ترے اسنے بنائی کمیں

پاس جو اس طرح عدو آ لگے
تھوڑی سی غفلت میں تباہی کرے

ہوش کو رکھ اپنے بجا بیشتر
دشمن بد خواہ کو پھر دفع کر

کلمۂ توحید ہے شیطاں کی رجم
تجکو یہاں دیو یگا یہ کار نجم

جو کہ اس ہتھیار کو ہر دم رکھے ۔ حیلۂ ابلیس سے ایمن رہے
نفس جو امارہ ہے بد سرشت ۔ ظالم سرکش ہے بڑا سخت زشت
قلعۂ مضبوط میں کی اسنے جا ۔ ہے بڑا جسم بڑی جا نپا
کلمۂ توحید کی ضربات کو ۔ کچھ یہ سمجھتا نہیں اے نیک خو
لیک وہ تدبیر بتاؤں تجھے ۔ تاکہ وہ ہو زیر ترے ہاتھ سے
فوج سے تقوی کے اسے گھیر لے ۔ روک لے باہر سے سب اسکے در
توڑ دے بازار شکم کا رواج ۔ بھوک کے حملے سے اتار اسکا تاج
اسکے سوا کچھ نہیں تدبیر کار ۔ دشمن سرکش ہوئے تیرا شکار
جو تو شکم کا نہ کرے بند وبست ۔ نفس ہوا امارہ بڑا چیرہ دست
سلطنت روح میں آوے زوال ۔ حرص وہوا اوس کو کریں پایمال
دشمن بدخواہ جو تیرے تھے یار ۔ ہم نے بتلائے تجھے سب آشکار
نفس بھی اک دوسرا شیطاں ہے ۔ دفع کرے انکو تو امکان ہے
دونوں یہ ہیں دشمن جانی ترے ۔ انکو اگر دفع نہ تو کر سکے
عجز ہوا تیرا ہماری دلیل ۔ شاہ نہیں تو ہے گدائے ذلیل
شاہ وہ ہے انکو کرے تخت بتنگ ۔ پھر یہ نہوں اسکے مقابل بجنگ
جس سے یہ دونوں نہ ہوئے زیر دست ۔ کھائیگا ہر بار وہ ایسی شکست
دونوں جہاں میں ہے وہ بس نابکار ۔ خوار وہ دنیا میں ہے عقبیٰ میں خوار

باب ساتواں ستر کی آفتوں کے بیان میں

(ا) زنا یعنے عورت بیگانہ سے بدون شبہ جماع کرنا یہ حرام مطلق اور گناہ کبیرہ ہے اور اپنی عورت سے حالت حیض اور نفاس میں یہی حکم رکھتا ہے بلکہ ان دونوں میں ناف اور زانو کے بیچ میں بے پردہ فائدہ لینا بھی حرام ہے اور چار پایہ سے بھی یہ حرکت کرنی حرام ہے اور

بانغہ سے بھی شہوت روا کرنی حرام ہے مگر تین شرطیں ہوں تو درست ہے اول یہ کہ عورت نہ رکھتا
ہو۔ دوسرے اسکو شہوت نے ازحد تنگ کیا ہو تیسرے ارادہ اسکا زور شہوت کے توڑنے کا ہو نہ
مزے کا اور ممنوع ہے اپنی عورت بیمار یا بالغہ سے صحبت کرنی جب وہ برداشت نہ کر سکے اور ایسی
جگہ صحبت کرنا لوگوں کو اسکا حال دریافت ہوتا ہو منع ہے۔ لونڈی خریدنے کے بعد ایک مہینے
تک اس سے پرہیز کرنا واجب ہے اگر جماع یا اور کوئی بات اس سے خوشی کی کرے تو حرام ہے۔
(۱۲) لواطت یعنی پچھلے مقام سے جماع کرنا۔ یہ حرام مطلق ہے اپنی عورت سے ہو یا لونڈی سے یا
غلام سے یا اور کسی سے اور حلال جاننے والا اسکا کافر ہے مگر اپنی عورت سے یا لونڈی سے حلال
جاننے والا کافر نہیں ہوتا۔ بدعتی ہے۔ اور حرام مطلق ہے جو عورت عورت سے شہوت رانی کرے
(۱۳) وقت فضلے حاجت بجالانے یا پیشاب کے قبلہ کی طرف رو یا پشت کرنی۔ اور چاند سورج
کیطرف منہ کرنا جب اوٹ نہیں نہ ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ ہے قیمتی چیزوں سے
استنجا کرنا یا تعظیم والی چیزوں سے جو کھانے آدمیوں اور چوپایوں کے میں آتے ہے یا مقام کو
ضرر پہنچاتا ہے جیسا کانچ وغیرہ اور جو چیز کہ نجس ہو اس سے بھی استنجا درست نہیں۔ اور مکروہ
ہے رستے میں قضائے حاجت کو بیٹھنا اور سایہ کی جگہ بھی کہ جہاں لوگ آرام کرتے ہوں۔ اور پڑاؤ
میں جہاں لوگ ٹھہرتے ہوں قضائے حاجت مکروہ ہے کھڑے ہو کر یا پانی میں یا چھید میں یا غسل خانہ میں یا
یا اس جگہ کہ جہاں پیشاب جمع ہو پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (۱۴) خصی کرنا آدمی کو یہ مکروہ ہے بلکہ
ایسے غلاموں کو خریدنا اور انسے خدمت لینا اور کمائی کروانا بھی مکروہ ہے یہ وہ باتیں تھیں کہ جنکا
کرنا گناہ ہے۔ اب وہ باتیں ستر کی بیان ہوتی ہیں کہ جنکا کرنا ضرور ہے اور نہ کرنا منع اور آفت ہے
وہ یہ ہیں اپنی عورت سے جماع چھوڑ دینا جب وہ عورت اس چھوڑنے سے ناراض ہو بلکہ اپنی
عورت سے موافق قوت کے جماع کرنا واجب ہے اور اگر اسکو حاجت نہیں تو واجب بھی نہیں اور اپنی
لونڈی سے اختیار ہے چاہے جماع کرے چاہے نہ کرے اور اپنی عورت سے جماع کر دینے کے بعد پانی
منی کا باہر پھینکنا اور اس سے اذن نہ لینا یہ مکروہ ہے اور لونڈی سے کچھ اذن کی حاجت

نہیں اور پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا یہ باعث عذاب قبر کا ہے۔ اور بے عذر ختنہ نہ کرنا۔

باب آٹھواں۔ پاؤں کی آفتوں کے بیان میں

(۱) گناہ کی مجلس میں جانا خود کرنے کو یا دیکھنے کو۔ اگر وہ گناہ حرام ہے تو یہ جانا بھی حرام ہے اور اگر مکروہ ہے تو مکروہ (۲) جہاد کو بدون اذن ماں باپ کے جانا جو فرض کفایہ ہے۔ اور جب فرض عین ہو تو حاجت اجازت کی نہیں اور اسی طرح نادرست ہے وہ سفر جسمیں خوف ہلاک کا ہو یا ماں باپ میں سے کوئی محتاج خدمت کا ہو (۳) بھاگنا وبا سے اور آنا وبا کے مقام میں یہ مکروہ ہے (۴) غیر کی زمین میں بدون اجازت کے چلنا جب اسمیں کچھ اوٹ ہو یا کھیتی ہو مگر کچھ نقصان نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر کچھ نقصان نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر کچھ نقصان ہو تو حرام ہے۔ اور اگر کچھ اوٹ اور کھیتی نہیں اور کسی طرح کا نقصان نہیں تو چلنا اسمیں درست ہے جب کچھ ضرورت ہو اور اگر کچھ ضرورت نہیں تو بھی چلنا بہتر نہیں اور اسی طرح ناجائز ہے کسی کے گھر بدون بلائے دعوت میں جانا اور قبروں پر چلنا اور عورت کے جنازے کے ساتھ چلنا یا زیارت قبور کو جانا اور ناپاک مرد یا عورت کو اور حیض نفاس والی عورت کو مسجد میں جانا (۵) سوتے یا جاگتے قبلہ کی طرف یا قرآن شریف اور کتابوں دین کی جانب پیر پھیلانا یہ ممنوع ہے اور مکروہ۔ جب اہانت سے نہو۔ اور اگر اہانت سے ہو تو کفر ہے۔ اور اسی طرح قرآن شریف اور کتابوں دین اور روٹی پیر پر رکھنا نادرست ہے اور پیر سے جانور یا آدمی کو ناحق ستانا بھی بیجا اور ممنوع ہے اور نہایت پرہیز چاہیئے۔ حق حیوان بے زبان سے۔ واسطے کہ بخشوا نہیں سکتا (۶) ظالموں اور اس زمانہ کے امیروں پاس آمد و رفت رکھنا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی میل رکھیگا ان امیروں سے کہ ظالم ہونگے بعد میرے نہیں ہے وہ میری گروہ میں سے اور نہ میں انکی گروہ میں سے اور نہ ملیگا وہ مجکو حوض کوثر پہ (۷) اچھے مقاموں میں بائیں پیر سے گھسنا۔ جیسے مسجد اپنا گھر یہ مکروہ ہے اور جوتا یا موزہ پہننا بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ اور اسی طرح مکروہ ہے ذلیل مقاموں میں داہنے پیر سے گھسنا جیسے پائخانہ یا حمام اور سنت یہ ہے کہ اچھے مقاموں میں داہنے پیر سے داخل ہو اور بائیں پیر سے

نکلے اور دلیل متاموں ہیں برعکس اسکے کہ [illegible] سے لوگ پہلے پہل گھر میں جانا ممنوع ہے
بلکہ بہتر یہ ہے کہ اول باہر ٹھہرے اور مسجد میں دوگانہ ادا کرے پھر گھر میں آوے (۹) مسجد میں
یا عیدگاہ وغیرہ میں جانا لوگوں کو پھلانگ کر یہ بہت منع ہے اور اگر آگے جگہ چھوٹی ہوئی ہے تو
پھلانگ کر تیز جانا درست ہے اسواسطے کہ پیچھے بیٹھنے والوں کی تقصیر ہے (۱۰) لڑائی
میں کفار سے بھاگنا جب کفار دوگنے سے زیادہ نہوں اور سامان میں برابر ہوں یہ گناہ کبیرہ ہے
اور اگر کفار دوگنے سے زیادہ ہیں یا انکے پاس سامان جنگ کا سلاح وغیرہ موجود ہے اور مومنوں
پاس کچھ سامان نہیں تو بھاگنا گناہ نہیں۔ یہ وہ باتیں تھیں کہ جنکا فعل موجب گناہ ہے اب وہ
بیان ہوتی ہیں کہ جنکا فعل واجب ہے یا سنت اور ترک آفت ہے۔ جیسے بیٹھے رہنا اور جمعہ یا
جماعت یا پڑھنے پڑھانے یا حج جہاد کو جو فرض ہیں بجانا۔ اور دعوت مسنون میں جہاں کچھ لہو
لعب اور خلاف شریعت کوئی بات نہو بجانا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوت میں نہ
جاویگا تو اسنے نافرمانی کی اللہ تعالے اور اوسکے رسول کی اور مسئلہ اس کا یوں ہے کہ اگر جانتا
ہے کہ دعوت میں کچھ واہیات ہے تو ہرگز نہ جاوے اور اگر اس کو علم نتھا اور وہاں جا کے کچھ
واہیات پایا پس اگر عالم یا پیشوا ہے اور اس کو بند نہیں کر سکتا۔ تو وہاں نہ ٹھہرے۔ اگرچہ اسکے
پاس نہو کچھ دور ہوا اور اگر عالم نہیں تو عام لوگوں میں سے ہے تو کھانا کھاوے جب اسکے سامنے
اور اوس جگہ واہیات نہو۔ اور اگر اسی جگہ ہو۔ جہاں کھانا کھائیگا۔ یا نظر آتا ہو تو یہ بھی نہ
کھاوے اور الٹا چلا آوے۔ اور معنے قبول کرنے دعوت کے یہ ہیں کہ وہاں جا بیٹھے
پھر کھانا واجب نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ کھاوے اگر روزہ نہ ہو۔ اور عیادت مریض اور نماز
جنازہ کو جانا یہ حق مسلمان کا مسلمان پر ہے اور اگر ادا نہ کریگا گنہگار ہوگا۔ اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کو بجانا باوجودیکہ طاقت ہو اور مددگاری مظلوم کے واسطے اور ادا کرنی
حاجت کسی محتاج کے لئے۔ اور مردہ کو نہلانے کے واسطے نہ جانا اور حالانکہ سوا اسکے کوئی اور
نہیں ہو اسکو فراغت ہے اور دوسرے کو کچھ کار ہے اور جہاں اسکے سوا اور کوئی نہو اور [illegible]

جان اور مال کا حرج ہوتا ہو وہاں نہ اٹھنا اور جسکی خدمت اسکے ذمہ ہے انہیں کوتاہی کرنا یہ سب آفتیں ہیں

باب نواں

اُن آفتوں کے بیان میں کہ کسی عضو کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سارے بدن سے علاقہ رکھتی ہیں ایسی بہت آفتیں ہیں (اول) اُن میں سے ناچنا ہے۔ یہ حرام ہے اور اسی طرح جس جگہ کانیوں کا حال اور وجد اور حلال جاننا اسکا کفر ہے لیکن سر ہلانا داہنے بائیں کلمہ توحید یعنی نفی اثبات کے معنے خیال کر کے درست ہے بلکہ اولیٰ (۲) غیر کو ستر دکھانا بے عذر (۳) مرد کو ریشم یا چاندی سونا پہننا یا لڑکوں کو پہنانا اگرچہ انگل کپڑے کے کنیوں پر درست ہے اور بٹن تلے میں بھی چاندی کا کام درست ہے اور رومال اگر دکھنا پسے یا ناک پونچھنے کو رکھے نیت سے ممنوع ہے اور ٹخنے سے نیچے مرد کو پائجامہ یا تہبند پہننا اگر وہ تکبر سے ہے (۴) بے جگہ مکان چھین کر انہیں رہنا روز قیامت کو وہ مکان مع ساتوں طبق زمین کے اسکے گلے ہوگا (۵) ماں باپ کو ستانا یہ گناہ کبیرہ ہے اور غلام کا اپنے مولیٰ کو رنجیدہ کرنا بھی یہی حکم رکھتا ہے (۶) قطع رحمی کرنی یعنے اپنے قریبوں سے تین دن گفتگو ترک کرنا یہ حرام ہے حدیث میں ہے کہ جہاں قاطع رحم ہو نہیں نازل ہوتی وہاں رحمت لیکن بددین سے محض اللہ کے واسطے قطع رحم درست ہے یعنے اور کچھ غرض درمیان نہ ہو (۷) عورت کو خاوند کی نافرمانی کرنی یہ حرام ہے۔ روایت کی ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حکم کرتا میں آدمی کو کہ سجدہ کرے آدمی کو تو حکم کرتا میں عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور روایت کی بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بلایا خاوند نے اپنی عورت کو بستر پر پھر اسنے انکار کیا اور ناراض ہوا وہ اس سے لعنت کرتے ہیں اسپر فرشتے صبح تک یہ حکم جب ہے کہ عورت کو کچھ عذر نہ ہو اور روایت کی حاکم اور بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ حق خاوند کا عورت پر ایسا ہے کہ اگر

بہے خاوند کے نتھنوں میں سے خون اور پیپ پس چاٹے اُس کو عورت اپنی زبان سے نہیں ادا
کر سکے گی حق اُس کا اور روایت ہے معجم میں کہ اگر نکلے عورت بدون اجازت خاوند کے لعنت
بھیجتے ہیں اُس پر فرشتے آسمان کے اور فرشتے عذاب کے اور فرشتے رحمت کے جب تک اُلٹی
آوے (۸) خاوند کو عورت کا حق ادا نہ کرنا اور اُس کو ستانا یہ حرام ہے۔ روایت کی ابو داؤد نے حکیم
بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرماتے ہیں وہ کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا حق ہے
عورت کا خاوند پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلا تو اُس کو جب تو کھاوے اور پہنا تو اُس کو
جب تو پہنے اور نہ مار تو اُسکے منہ پر اور بدکلام نکر اور جدا نہ سو تو اُس سے مگر گھر میں یعنے اگر گھر میں اُس
سے جدا سووے تو درست ہے کہ سوا گھر کے اور کہیں جا سووے اُس میں عورت کو بڑا رنج ہوتا ہے
فرمایا حضرت فقیہ ابو اللیث نے رحمۃ اللہ علیہ کہ حق عورت کے خاوند پر چار ہیں۔ اول یہ کہ اُس کو
پردے میں رکھے اور باہر کے کام سب آپ کرے۔ دوسرے ضروری احکام دین کے اوسکو
سکھاوے۔ تیسرے یہ کہ کھلاوے اوس کو حلال کمائی اور اُس میں دریغ نہ کرے۔ چوتھے اوس پر
ظلم نہ کرے۔ اور اکثر برداشت کرے اوسکے نازوں اور شوخیوں کی تا کہ سلوک رہے آپس میں اور خیر خواہی
ثابت ہو (۹) جن چیزوں کا یہ مالک اور حاکم اور مختار ہے اُن سے بے پروائی رکھنا اور خبر گیری اُنکی
نہ کرنی اور ادب اُنکو نہ سکھانا اگرچہ چارپائے ہوں۔ یہ ایسی آفت ہے کہ سوال ہوگا روز قیامت
میں اسکا اور کہا جائیگا کہ تو مالک اُنکا تھا کیوں حق خبر گیری کا ادا کیا اب ہم سے کیا چاہتا ہے
اپنی پرورش کی ہم نے امید نہ رکھنی العیاذ باللہ (۱۰) بیگانی عورت پاس اکیلے مکان میں بیٹھنا (۱۱)
مرد کو عورت سے کسی چیز میں جو عورتوں کے ساتھ خاص ہے مشابہت کرنا اور اسی طرح عورت کو
مردوں سے مشابہت کرنا یہ فعل حرام ہے لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص
پر اور یہی حکم ہے اُس عورت کو جو زین پر سوار ہو سیر تماشا کے واسطے اور جو کچھ ضرورت کہیں جانے کی
ہو اور سواری بھی ہے تو درست ہے (۱۲) ہر کسی سے بدخوئی سے پیش آنا روایت کی ترمذی نے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوئے گا جنت

جنت میں بدمزاج لیس چاہیئے کہ سب سے خوش مزاجی سے پیش آتا رہے اگرچہ لڑکی یا غلام یا نوکر ہو اور اکثر عفو تقصیر کرتا رہے کہ خداوند تعالے وعدہ جنت کا فرماتا ہے (۱۴۳) ہمسایہ کو ایذا پہنچانی روایت کی ابو الشیخ رحمۃ اللہ تعالے نے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایذا پہنچائی اپنے ہمسایہ کو پس تحقیق ایذا دی اُسنے مجکو اور جس شخص نے ایذا دی مجکو ایذا دی اُسنے اللہ تعالے کو (۱۴۴) صحبت بد میں بیٹھنا یہ جڑ ہے ہر بدی کی اور سر ہے ہر خرابی کا۔ فرماتا ہے خدا تعالے قرآن مجید میں کہ صحبت بد میں بیٹھنے والا۔ روز قیامت میں نہایت افسوس کریگا اور کاٹے گا۔ مارے افسوس کے پشت دست کو کہیگا۔ یاویلتا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی ہے ہے اے خرابی کاش نہ بناتا میں فلانے کو یار مجکو باز رکہا اور گم کر دیا یاد آلہی سے بعد میرے پاس آنے کی باوجودیکہ ذکر آلہی اور قرآن شریف نبیوں یا عالموں کی معرفت میرے پاس پہنچا تہا مگر فلانے نے مجکو اُس سے روک لیا اور اُنمیں مشغول نہ ہونے دیا اور اپنی صحبت میں رکہا۔ پس اے بہائی سنبہل اسوقت اور چہوڑ بد صحبت اور اختیار کر پاس بیٹھنا علما اور صلحا کے۔ پہر افسوس کام نہیں آئیگا اب اگر غیرت کرے تو کام آئیگی اور جو کچہہ چاہے ہو سکتا ہے بعد موت کے حسرت اور افسوس بے فائدہ ہے (۱۴۵) جماہی کے وقت مُنہ پہاڑنا یہ مکروہ ہے چاہیئے کہ اُس کو دفع کرے اور اگر نہ ہو سکے تو ہاتہہ بایاں منہہ پر رکہے اور نماز میں جب ہاتہہ باندہے رکہے ہوں تو داہنا کہی (۱۴۶) بے جگہ بیٹھنا جیسا رستہ میں بیٹھا رہنا یہ منع ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حق رستہ کے ادا کرے تو درست ہے اور حق اُسکے یہ ہیں آنکہہ کو بد نظر سے بچانا اور ایذا دینے والی چیز کو رستے سے ہٹانا اور جواب سلام کا دینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور مسافر کو سیدہا رستہ بتانا اور عاجز کی مدد کرنا اور دہوپ چہانو کے بیچ میں بیٹھنا بہی مکروہ ہے کہ جلسہ شیطان ہے۔ اور حلقہ مجالس کے بیچ میں تکبر سے جا بیٹھنا۔ کسی طرح منع ہے کہ ملعون فرمایا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بیجا [illegible]

بچھونے کی جگہ بیٹھنا درست ہے جب تک اُس کا وہاں کچھ دخل ہو یعنے کچھ کپڑا یا مصلا وغیرہ اُس کا وہاں رکھا ہے اور واسطے کچھ ضرورت کے کہیں گیا ہے اور اپنے کاروبار دنیاوی کو گیا ہے تو یہ کپڑا وغیرہ اُسکا دخل نہیں کہلائیگا اور جس صف یا مجلس میں دو یار یا پاس بیٹھے ہوں اُنکے بیچ میں جا بیٹھنا ممنوع ہے مگر اذن سے درست ہے اور بہتر مجالس میں یہی ہے کہ جہاں جا سکے وہاں بیٹھ جائے اور مکروہ ہے یا اثم کو مسجد میں بیٹھنا یا کچھ کسب اور کمائی کرنے کے لئے بیٹھنا جیسے تجارت وہاں کرنی یا مول کی لکھائی (۱۷) جھک کر کسی کو سلام کرنا مکروہ ہے (۱۸) سحر یا ٹوٹکا کرنا حرام ہے اور اگر اعتقاد تاثیر کا رکھتا ہے تو کفر ہے اور اسطرح نادرست ہے مہرہ یا منکہ وغیرہ گلے میں یا اور کہیں باندھنا لیکن تعویذ جسمیں کچھ اسمائے الٰہی ہوں باندھنا درست ہے لیکن اس کا لٹکانا پیخانہ اور پیشاب اور صحبت کے وقت ضرور ہے اور اگر کچھ پردہ موم وغیرہ سے کر لے تو ایسی حالت میں بھی ہمراہ رکھنا اُس کا روا ہے (۱۹) جس چیز سے زینت کرنا منع ہے اُس سے بناؤ کرنا یا کروانا جیسے گودنا گودوانا یہ حرام ہے لعنت کی ہے اللہ نے گودنے اور گودوانے والے پر اور یہی حکم ہے بالوں میں بال جوڑنے کا اور سفید بال اکھاڑنے کا اور بھویں بنوانے کا اور خضاب خوب سیاہ کرنے کا اور خضاب بھورا مہندی کا درست ہے اور زینت کے واسطے بیش دندان میں کسی طرح کی تغیر کرنی بھی منع ہے (۲۰) مونچھیں بڑھانی۔ روایت کی ترمذی اور نسائی رحمہما اللہ تعالے نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہ لے مونچھیں وہ ہمارے گروہ میں سے نہیں اور حد لینے مونچھوں کی یہ ہے کہ مثل بھوں کے کم (۲۱) ولیمہ نہ کرنا ولیمہ کہتے ہیں اُس کھانے کو کہ دولہا کھلاوے اپنے دوستوں کو بعد نکاح کے یہ سنت ہے اور اُس کو نہ کرنا مکروہ ہے پھر جیسا مقدور ہو ویسا کھانا کر دے۔ (۲۲) [illegible] جیسا جھوٹے ہاتھ منہ یا کسی اور چیز میں ہاتھ بھرے سو رہنا یہ نہایت زبوں [illegible] ہے آدمی آسیب میں پڑ جاتا ہے بعضی دفعہ شیطان چاٹتا ہے اور کسی بلا

میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور برص بھی اس سے پیدا ہو جاتی ہے اور اوندھا سونا بھی منع ہے کہ ترکیب
دوزخیوں کی ہے اور منع ہے اُس چھت پر سونا کہ منڈیر اسکی بلند نہیں۔ مروی ہے کہ اگر اُس
سے نیند میں گر کر مر جائیگا تو اکارت مرا کچھ درجہ نہیں پیتے اپنے نفس کو آپ ارادہ اسلام
میں بے فائدہ کتا پال اپنے ساتھ رکھنا۔ مروی ہے کہ فرشتے رحمت کے ان دونوں کے ساتھ
نہیں رہتے۔ اور اگر کچھ ضرورت ہو تو درست ہے۔ اور حرام ہے عورت کو بدون محرم کے سفر کرنا
اور مکروہ ہے سواری کی پشت پر بڑی دیر کھڑے رہنا اگر کچھ کام ہو تو اتر پڑے اور یہی حکم
رکھتا ہے ایک یا دو کو سفر کرنا تین ہوں تو خوب ہے۔ مروی ہے کہ دو تک شیطان ساتھ ہوتا
ہے جب تین ہو جاتے ہیں تو شیطان اُنکے پاس نہیں پھٹکتا۔ اور ضرور ہے سفر میں ایک کو سردار
بنانا اور دوسروں کو اُس کی اطاعت کرنا اور اگر اس طرح نہ کرے تو ممنوع ہے اور نادرست ہے
حج یا تجارت وغیرہ کے واسطے سفر دریا کا کرنا مگر طوفان کے وقت اگر علاج بچنے کا کر سکتا ہے
تو درست ہے۔ (۴۴) بودار چیز کھا کے مسجد میں جانا یہ مکروہ تحریمہ ہے۔ مروی ہے آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص لہسن پیاز گندنا مولی کھا دے تو ہم سے
کنارے رہے اور اپنے گھر بیٹھا رہے اور اسی میں داخل ہے حقہ پینا کہ بو اُس کی کچھ پیاز
سے کم نہیں ہوتی (۴۵) فرض واجب سنت جو اسکے ذمہ ہیں اُنکو ادا نہ کرنا اس سے ہر وقت گناہ
کا بوجھ سر پر رہتا ہے اور سب سے زیادہ روسیاہی ہے نماز کو عمداً ترک کرنا اور گناہ کبیروں میں
یہ بڑا کبیرہ ہے۔ بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں۔ ان میں
سے ہیں حضرت عمر خطاب اور ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابو الدرداء
رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور بعضے تابعین اور تبع تابعین بھی تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں اُن
میں سے ہیں امام احمد حنبل اور ابو داؤد اور عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی اور حکم ابن عیینہ اور
ابو ایوب سختیانی رحمہم اللہ علیہم اجمعین اور جماعت کو فرض کہا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ جماعت کو واجب فرماتے ہیں اور تعدیل ارکان نہ کرنا اور سیدھی صف نہ بنانا اور امام سے

بیہودہ اقوال اشعار کہنا اور رمضان میں بے عذر روزے نہ رکھنا یا تراویح بجماعت وختم قرآن
نہ پڑھنا اور اعتکاف نہ کرنا یہ سب سنتیں ہیں حرام یا مکروہ اور مسواک چھوڑ دینا بھی مکروہ تحریمی ہے
اور طرح پر بھی سنت ہے کفارہ اور قضا یا نذر ادا نہ کرنا اور باوجود غنی ہونے کے صدقہ فطر اور
قربانی اور حج اور زکوۃ اور قرض جو کسی کی مزدوری کہ اسکے ذمہ ہے ادا نہ کرنا یا وقت فرض
ہونے جہاد کے جہاد نہ کرنا (۲۶) معاملات میں موافق شریعت کے نہ کرنا جیسے بیع و شرا میں سود
لگانا یا درست کا خیال نہ کرنا اور جب تک اسکا خیال نہ ہوا کل حلال حاصل نہیں ہونیکا اور جب تک
اکل حلال نہیں صفائی قلب کبھی حاصل نہیں اور اتقا اور ڈر خدا کا اسکے پاس نہیں اور معاملات
میں درست ہونا بڑا جز تقویٰ کا ہے جس میں یہ نہیں کیسا ہی روزہ نماز کرتا ہو اسکو متقی نہیں
کہیں گے بلکہ روسیاہ دونوں جہان کا ہے پس چاہئے کہ ایسے مسئلہ سیکھنے ہر شخص پر
جیسا نماز روزہ فرض ہے لین دین کے مسئلہ اور انپر عمل کرنا بھی فرض ہے۔ اسواسطے کہ
اس سے کوئی شخص خالی نہیں مگر ایسا وہم بھی اچھا نہیں کہ ہر چیز میں پوچھ پاچھ اور تحقیق
رکھے بلکہ ظاہر جس چیز میں خرابی دیکھی اس سے بچیں اور برا جانے اور اگر ظاہر میں اسکو خبر نہیں
تو حلال جانے یہی طریقہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سلف کے صوفیہ کرام کا۔
(۲۷) کسی کی مانگ توڑ کے آپ کر لینی اگر دختر والا اول رشتہ سے راضی نہ تھا اور جانتا
تھا کہ کوئی اور ملے تو رشتہ کروں اس صورت میں پیغام دوسرا دے تو درست ہے (۲۸) قرآن
یا سورت یاد کر کے بھولنا۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے گئے مجھکو گناہ میری امت کے
پس نہ دیکھا میں نے بڑا گناہ قرآن یا سورت بھول جانے سے (۲۹) کچھ چیز کسی کو دیکے پھر لینی
فرمایا رسول علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام نے کہ ایسا شخص کتا ہے کہ قے کر کے کھاتا ہے (۳۰)
کتا بے ضرورت پالنا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کتا بے فائدہ پالے تو گھٹتا چلا
جاتا ہے ثواب اس کی نیکیوں کا ہر روز اور اگر شکار کے لئے یا اور کسی ضرورت کے لئے پالا ہے
تو درست ہے اور ضرورت کا پالنا حفاظت کے واسطے ہوتا ہے اور اسی طرح منع ہے کہ کوئی جانور

پلے اور یوہیں اُس کو چھوڑ دے لوگوں کو ستاتا ہوا (۴۱) شمع یا چراغ قبروں پر جلانا
قبروں کے بیچ میں مسجدیں بنالے لعنت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو (۴۲)
عورت بے نماز کو اپنے گھر میں رکھنا بلکہ ایسی عورت کو جو بعد نصیحت کے بھی نہ مانے اپنے سے
جدا کرے فرمایا امام ابوحفص کبیر نے کہ مہر رہجانا خاوند کے ذمہ میرے نزدیک اتنی خرابی نہیں
جتنی کہ یہ خرابی ہے کہ حشر کو بے نماز عورت اُس کے ساتھ ہو (۴۳) قرآن شریف اور کتب
شرعیت کا تکیہ کرنا یا اُن پر بیٹھنا یہ منع ہے کہ بے ادبی ہے اور اگر محافظت کے واسطے ہو کا م کرے
تو درست ہے اور جس کپڑے پر اسمار آلہی یا آیت لکھی ہے اُسپر بیٹھنا یا ایسے رومال سے منھ
پوچھنا یا ایسے کاغذ کی تھیلی یا پوڑیا بنانا اور ان میں کچھ رکھنا درست نہیں (۴۴) باجے کی
آواز گھر میں رکھنا یہ بھی منع ہے اگرچہ اُنکو نہ برتے (۴۵) جو سائل مسجد میں سوال کرتا ہے
اور صفوں کو چیر کر اُلنگتا ہے اور نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہے اور حرص معلوم ہوتا ہے
اُس کو اسوقت کچھ دینا یہ ممنوع ہے اور اگر ایسے کام جو اوپر گزرے نہیں کرتا اور محتاج معلوم
ہوتا ہے تو اُس کو وہاں دینا درست ہے اور نادرست ہے ایسے شخص کو دینا کہ گناہ کی جگہ خرچ
کرے (۴۶) برتنا اُس چیز کا جو بھولے سے آپس میں بدلی جاوے جیسے ہولی کے گھر کا کپڑا
مجلسوں میں جوتا یا لاٹھی وغیرہ بدلے جاویں تو اُنکا برتنا درست نہیں اگرچہ اپنی چیز بھی رہ گئی ہو
اور جو زبردستی بے رضا بایع کے بھاؤ ٹھہرا کر کچھ خریدے یا حاکم نے بھاؤ ٹھہرایا اور مالک کی
رضا نہیں ایسی چیز کو برتنا درست نہیں اور حاکم کے نرخ کا حیلہ یوں ہے کہ بایع سے اول
کہے کہ جس طرح ہو تیرا دل چاہے دے پھر اُس سے خریدے اس حیلہ سے استعمال اُس چیز کا
ہو جاتا ہے اور نادرست ہے اول کچھ نقدی بقال پاس رکھوا دے پھر رفتہ رفتہ اُس سے سودا
یا نقدی لیتے جانا اور اگر اسی طرح رکھے کہ یہ امانت ہے جو چیز جس طرح رکھے گا پھر بھی جاتی رہے
تو تیرے ذمہ نہیں تو درست ہے (۴۷) جانوروں پرندہ وحشی کا پنجروں میں بند کرنا
سبب بند کرنا ہے یہ جو مذکور ہوا سب حال تقوی کا تھا اور گھیر لیا اسنے بطور خلاصہ کے تمام حال التقوی کو بلکہ

ہے کہ بعض حال تقوے کا اجمالاً اور بعضا تفصیلاً آگیا ہے۔ پس اے سالک راہ طریقت کے اگر تو
ان ممنوعات کو چھوڑ دیگا اور حکموں شریعت پر چلے گا تو متقی ہو جائے گا۔ اور تخت تقوے پر شاہ
کہلائیگا اور جو ان چیزوں کے مخالف چلیگا وہ شاہ نہیں بلکہ دنیا کا کتا اور امیروں دنیا کا گدھا ہے
پس تو اسکے دام میں مت آنا فقط ہوشیار کو ایک حرف نصیحت کا ہے کافی ؛؛ کافی نہیں نادان کو دفتر
دفتر رسالا ؛؛ اور چونکہ یہ رسالہ مختصر ہے تفصیل تقوی کی گنجائش نہیں رکھتا اور تفصیل اسکی نہایت مشکل
ہے مجمع اسکا امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ پر تمام ہوا اور صاحب طریقہ محمدیہ جزاہ اللہ احسن جزائہ
بھی قریب تفصیل کے گیا ہے اور اکثر مطالب اس کتاب کے اسی سے نکال کر بیان کئے
گئے ہیں اس واسطے ایک بیت پر ختم کیا جاتا ہے جو اس پر عمل کریگا بادشاہت تقوے کا مالک
ہوگا اور عذاب بے حساب اور غضب احکم الحاکمین سے بچیگا اور خرابی دنیا اور قبر اور آخرت سے مامون
رہیگا اور محبت پروردگار کی اور دخول ابدی جنت کا پائیگا وہ یہ ہے ؎ اول کسی ولی کی تو صحبت
میں کر بسر ؛؛ پھر جو کرے تو اپنے خدا کی رضا سے کر ؛؛ پس خلاصہ تقوی اسی کا نام ہے نصیب
کرے اللہ تعالے ہمکو اور سب طالبوں کو ہو الموفق والمعین واللہ اعلم بالصواب۔ اور تالیف
پہلی ماہ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ ہجری میں تمام ہوئی اللہ تعالی فائدہ دے اس سے عام کو اور ثواب
نصیب کرے مولف گنہگار محب متقین محمد حافظ الدین کو فقط۔ احب الصالحین و لست
منہم ؛؛ لعل اللہ یرزقنی صلاحا ؛؛ آمین یا رب العالمین۔ آمین یا ارحم الراحمین آمین۔ یا غفور
الرحیم بفضلک و کرمک و بوسیلۃ حبیبک محمد نبی الرحمۃ و آلہ الطاہرین ۞ اللھم
صل علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین عدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک
و مداد کلماتک الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ۞ آمین آمین آمین

تمام شد رسالہ

فہرست کتب خانہ تجارتی مولوی
غلام احمد خان بریان مترجم کتب تصوف

تحفۂ سبحانی۔ ترجمہ کتاب فتح الربانی و الفیض الرحمانی ملفوظ مبارک حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی پیران پیر دستگیر مولانا محی السنۃ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ و ابلدیہ کتاب ایسی ہے کہ وہ جملہ نصائح درج ہیں جو آپ ہر جمعہ کو ... میں ارشاد و خلق اللہ فرماتے تھے اور جنکے سننے سے ہزارہا خاطی تائب اور کفار مسلمان ہوجاتے تھے خوبی اس کتاب کی دیکھنے پر منحصر ہے ہر نوع بہ نسخہ شریف لائق استفادہ ہے قیمت فی جلد ۔ مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اردو بستان عجیب معرفت پر نصیحت آمیز کتاب ہے اور کیوں نہ ہو یہ کسکا کلام ہے اسکے جامع اور صاحب ملفوظ وہ بزرگان دین ہیں جنکے سبب سے اس کفرستان میں تاریکی کفر دور ہو کر روشنی اسلام پھیلی یہ کتاب انکے کلام سے مملو ہے جن کا قول انکے فعل سے مستفیض تھا اسکے جامع اور مصنف بالترتیب حضرت خواجہ بزرگ ولی الہند مولانا و اولانا خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم الاجمیری نور اللہ مرقدہ۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ حریق المحبت شیخ شیوخ العالم فرید الدین مسعود گنجشکر اجودھنی رضی اللہ عنہ۔ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہ۔ اور طوطی ہند امیر خسرو دہلوی علیہ الرحمۃ ہیں۔ الحق یہ نسخہ شریف کلام الملوک ملوک الکلام ہے اسکے ملاحظہ سے عقائد اسلامی میں ایک خاص درستگی پیدا ہوتی ہے اور طالب حق کی طلب حق مزید ہوجانے کیلئے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں آپ ضرور طلب فرماویں اور فائدہ حاصل کریں قیمت فی جلد ۔ سراج المجالس ترجمہ خیر المجالس اردو۔ عاشقان کلام اولیا کو مژدہ ہو کہ بفضل ایزدی یہ نسخہ سرمدی ہمارے مطبع میں ملفوظ مبارک حضرت قطب الاولیا شیخ الاتقیا۔ فرد التصنیف حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ بکمال آراستگی طبع ہوئی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جسکی اہل بصیرت کو مدت سے تلاش تھی اس نسخہ شریف کو حضرت حمید شاعر قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا ہے اور یہ کتاب بعد اختتام منظور و اقدس حضرت روشن چراغ دہلی رضی اللہ عنہ سے گذر چکی ہے اور آپنے جامع ملفوظ کو نہایت احسان فرمایا ہے یہ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ علم تصوف کیسا شریف علم ہے اور اس فرقہ صوفیہ و درویشی میں حضرت روشن چراغ دہلی نے کس مرتبہ جلیلہ کے ممبر ہیں آپکا طریق درویشی بالکل مطابق شرع شریف تھا آپکا علم و تبحر مشہور عالم ہے آپکے نام نامی ...